R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ

حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

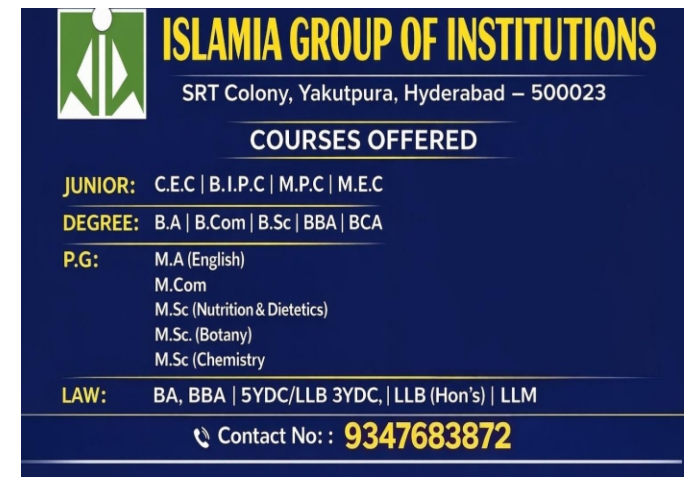

THURSDAY 21 MAY 2026 VOLUME:14 ISSUE :19 Rs.2.00 PAGES 4

جمعرات ۲۱؍مئی ۲۰۲۶ء ۳؍ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ جلد (۱۴) شمارہ (۱۹) قیمت ایک روپیہ

یومِ تاسیس تلنگانہ کا 2 جون کو بڑے پیمانے پر انعقاد

پریڈ گراونڈ سکندرآباد پر مرکزی تقریب، چیف منسٹر ریونت ریڈی پرچم کشائی کریں گے

حیدرآباد/ تلنگانہ حکومت نے 2 جون کو ریاست بھر میں یوم تاسیس تلنگانہ تقاریب کے بڑے پیمانہ پر انعقاد کا فیصلہ کیا ہے اور اِس سلسلہ میں تمام محکمہ جات کو ہدایات جاری کی گئیں۔ اسپیشل چیف سکریٹری وکاس راج نے مختلف محکمہ جات کے اعلیٰ عہدیداروں کے ساتھ سکریٹریٹ میں یوم تاسیس تقاریب کا جائزہ لیا۔ ضلع کلکٹرس کو ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ ہدایات دی گئیں۔ وکاس راج نے بتایا کہ حکومت نے یوم تاسیس تلنگانہ کی مرکزی تقریب پریڈ گراو؟ نڈ سکندرا؟ باد پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی شہیدان تلنگانہ کی یادگار پر خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد پریڈ گراو؟ نڈ پر قومی پرچم لہرائیں گے اور پریڈ کی سلامی لیں گے۔ وکاس راج نے تمام سرکاری محکمہ جات کو ہدایت دی کہ پریڈ گراو؟ نڈ کے انتظامات کے سلسلہ میں ہر محکمہ سے ایک نوڈل ا؟ فیسر کا تقرر کیا جائے۔ اہم شخصیتوں کے گزرنے کے راستوں پر ٹریفک کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت دی گئی۔ یوم تاسیس تقاریب میں شرکت کرنے والوں کے لئے پارکنگ کے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے۔ اُنھوں نے پریڈ گراو؟ نڈ کے اطراف کے علاقوں میں ٹریفک کے بہتر بہاو؟ کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ پریڈ گراو؟ نڈ کی تقریب میں شرکت کرنے والے افراد کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ یوم تاسیس تلنگانہ کو سرکاری تہوار کی شکل میں عظیم الشان پیمانہ پر منانے کی ہدایت دی گئی۔ تقریب کے دوران برقی کی بلاوقفہ سربراہی کے لئے انرجی ڈپارٹمنٹ کو ہدایت دی گئی۔ اہم سرکاری عمارتوں کو خوبصورتی کے ساتھ سجایا جائے گا جن میں اسمبلی، سکریٹریٹ، چارمینار، پرجا بھون اور دیگر اہم عمارتیں شامل ہیں۔ تقاریب کو عوام کی سہولت کے لئے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ انتظامات کے سلسلہ میں 25 مئی کو محکمہ جات پریڈ گراو؟ نڈ کو اپنی تحویل میں لیں گے۔ اضلاع میں انچارج منسٹرس قومی پرچم لہرائیں گے۔ اجلاس میں اسپیشل چیف سکریٹری نوین متل، پرنسپل سکریٹری ہوم شیکھا گوئل، سکریٹری رگھونندن راو ؟، ایڈیشنل ڈی جی پی لاء اینڈ ا؟ رڈر مہیش بھاگوت، ایڈیشنل ڈی جی پی انٹلی جنس وجئے کمار، تلنگانہ جینکو کے مینجنگ ڈائرکٹر ہریش، مینجنگ ڈائرکٹر حیدرا؟ باد واٹر ورکس اشوک ریڈی اور دیگر عہدیداروں نے شرکت کی

وزیراعلیٰ نے پی آر ایل آئی ایس کے لیے اراضی کے حصول میں تیزی لانے کا حکم دیا۔

حیدرآباد: چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے منگل کو عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ پالامورو رنگاریڈی لفٹ اریگیشن اسکیم (پی آر ایل آئی ایس) کے لیے حصول اراضی کے عمل کو جنگی بنیادوں پر مکمل کریں۔ انہوں نے عہدیداروں کو سابق محبوب نگر ضلع میں آبپاشی پراجکٹس کی تعمیر میں تیزی لانے کی بھی ہدایت دی۔ سابق محبوب نگر ضلع کے وزراء اور ایم ایل ایز کے ساتھ میٹنگ کے دوران چیف منسٹر نے پی آر ایل آئی ایس سمیت پروجیکٹوں پر کاموں کی پیشرفت اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ دیگر منصوبوں کے لیے بھی اراضی کے حصول کو تیزی سے مکمل کیا جانا چاہیے، انہوں نے کہا کہ حکومت اس مقصد کے لیے مطلوبہ فنڈز جاری کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ منصوبوں کے تمام زیر التواء بلوں کو جلد از جلد کلیئر کر دیا جائے گا۔ ریونت ریڈی نے ضلعی وزراء کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ اپنے متعلقہ اضلاع میں آبپاشی پراجکٹس پر متعلقہ عہدیداروں کے ساتھ جائزہ لیں اور ان پراجکٹس کی پیش رفت پر مسلسل نظر رکھیں۔ وزراء جوپلی کرشنا راؤ اور وکیتی سری ہری، گورنمنٹ وہپ بینم سرینواس ریڈی، ایم ایل اے کاسریڈی نارائن ریڈی، مدھوسودن ریڈی، میگھا ریڈی، راجیش ریڈی، وسی کرشنا، ویرلاپلی شنکرایا، بندلا کرشنا موہن ریڈی، چیف سکریٹری کے رام کرشن راؤ اور دیگر عہدیداروں نے میٹنگ میں شرکت کی۔

یادادری میں 23 مئی کو کابینہ کا اجلاس، زمین کی قیمتیں ایجنڈے پر

حیدرآباد/ نلگنڈہ: ریاستی کابینہ کا اجلاس دوسری بار حیدرآباد کے باہر منعقد ہوگا جب چیف منسٹر اے ریونت ریڈی اور ان کے وزارتی ساتھیوں کی 23 مئی کو یادگیری گٹہ میں ملاقات ہوگی۔ کابینی اجلاس اصل میں 21 مئی کو ریاستی سکریٹریٹ میں منعقد ہونا تھا۔ چیف سکریٹری کے رام کرشا راؤ نے بھی منگل کو اس سلسلے میں احکامات جاری کئے۔ لیکن میٹنگ موخر کر دی گئی کیونکہ 21 مئی کو بسارا میں شروع ہونے والے ساسوتی انتھیا پشکارالو میں کئی وزراء حصہ لیں گے۔ اس کے پیش نظر، چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ کابینہ کی میٹنگ کو 23 مئی تک ملتوی کریں اور اسے یادگیری گٹہ میں منعقد کریں، جو کہ مندر کے قصبے کے اپنے طے شدہ دورے کے ساتھ موافق ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریونت ریڈی کی کابینہ کی پہلی بار حیدرآباد کے باہر ساکا-سرلما جتارا کے دوران اس سال جنوری میں میڈارم میں میٹنگ ہوئی تھی۔ دریں اثنا، حکام نے بتایا کہ کابینہ مختلف اہم معاملات پر تبادلہ خیال کرے گی، جن میں زمینوں کی مارکیٹ ویلیو میں اضافہ، صحافیوں کو اراضی کی تقسیم اور اسکول کی فیسوں کے ضابطے شامل ہیں۔ اپنے دورے کے دوران وزیراعلیٰ مختلف ترقیاتی کاموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھیں گے۔ مندر کے ای او جے بھوانی شنکر کے مطابق چیف منسٹر سری لکشمی نرسمہا سوامی وید پاٹھ شالہ کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانچی پیتادھپتی سری شنکرا وجیندرا سرسوتی سوامی اس موقع پر شرکت کریں گے۔ ریونت ریڈی 100 کروڑ روپے کے فنڈز سے شروع کیے جانے والے چار دیگر بڑے مندر ترقیاتی کاموں کا بھی سنگ بنیاد رکھیں گے۔ اس کے ایک حصے کے طور پر، ایک جدید کلیانہ منڈپم، عقیدت مندوں کی سہولت کے لیے دیکشا پرولا سدنم، اور مندر تک پہنچنے کے لیے عقیدت مندوں کے ذریعے استعمال کیے جانے والے راستے پر چھت کا احاطہ تعمیر کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علاوہ، ڈھلیوں تک آسان رسائی فراہم کرنے کے لیے، پی آر او آفس کے سامنے، لفٹ کے ساتھ ایک نیا سٹیپس پاتھ وے بنایا جائے گا۔ ای او نے یہ بھی بتایا کہ کانچی کما کوٹی پیتھادھیپاتھی، جو جمعہ کی شام کو پہنچنے والی ہے، مختلف روحانی پروگراموں میں شرکت کرے گی۔

شہری علاقوں میں صحت وصفائی کے ساتھ جامع ترقی کا منصوبہ

نئی دھلی میں قومی جائزہ اجلاس، ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا کا خطاب

حیدرآباد/ ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا نے نئی دہلی میں سوچھ بھارت مشن اربن 2.0 کے جائزہ اجلاس میں شرکت کی۔ مرکزی وزیر ہاو؟ زنگ اور شہری ترقی منوہر لال کھٹر نے وگیان بھون میں قومی جائزہ اجلاس کا افتتاح کیا۔ اجلاس کے انعقاد کا مقصد شہری علاقوں میں صحت وصفائی اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سسٹم کا جائزہ لینا تھا۔ ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا نے ریاست میں ویسٹ مینجمنٹ سسٹم کے ضمن میں حکومت کے اقدامات اور شہری علاقوں کی منصوبہ بند ترقی کے منصوبہ سے واقف کرایا۔ اجلاس کے پہلے دن تلنگانہ اور دیگر ریاستوں کے وزراء نے صحت وصفائی کے سلسلہ میں شعور بیداری کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ حکام کی جانب سے گھر گھر پہونچ کر کچرے کا حصول اور ویسٹ مینجمنٹ کے لئے حکومتوں کی جانب سے مو؟ ثر قدم اُٹھائے جارہے ہیں۔ کچرے کے استعمال کے ذریعہ برقی کی تیاری کے لئے پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے تحت پراجکٹس کی منظوری کا جائزہ لیا گیا۔ بھٹی وکرامارکا نے کہا کہ شہری علاقوں کی ترقی کے لئے صحت و صفائی کے انتظامات اہمیت کے حامل ہیں۔ کسی بھی ریاست کی معیشت کے استحکام میں شہری علاقوں کا اہم رول ہوتا ہے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی کی قیادت میں تلنگانہ حکومت ویژن 2047 پر عمل پیرا ہے جس کے تحت ریاست کی معیشت کو 3 ٹریلین ڈالر تک ترقی دی جائے گی۔ اُنھوں نے کہا کہ ریاست کو 3 حصوں میں منقسم کیا گیا۔ کیور، پیور اور ریر کے تحت یکساں ترقیاتی منصوبہ تیار کئے گئے۔ اُنھوں نے کہا کہ ماحولیات کے تحفظ کے لئے ویسٹ مینجمنٹ سے متعلق جامع منصوبہ کی تیاری ضروری ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے 2026 میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے جو قواعد تیار کئے ہیں اُس پر ریاستوں کو مو؟ ثر انداز میں عمل کرنا چاہئے۔ اُنھوں نے تلنگانہ میں کچرے کی حصولی اور نکاسی کے لئے بلدی اداروں کی مہم سے واقف کرایا۔ حکومت نے کور اربن ریجن میں 9596 الیکٹرک سوچھ ا؟ ٹو ٹپرس متعارف کئے ہیں جس کے ذریعہ میونسپل کارپوریشنوں میں صحت وصفائی کی مہم چلائی جارہی ہے۔ اُنھوں نے جواہر نگر ڈمپنگ یارڈ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اِس معاملہ کی یکسوئی کیلئے حکومت نے ا؟ ئی ا؟ ئی ٹی ممبئی کی خدمات حاصل کی ہیں۔ ا؟ ٹو نگر ڈمپنگ یارڈ میں 40 ایکر اراضی پر تقریباً 22 لاکھ میٹرک ٹن کچرا ڈالا جاتا ہے اور حکومت نے ویسٹ مینجمنٹ کے تحت تقریباً 30 فیصد کی صفائی کو یقینی بنایا ہے۔ 99 روزہ پرجا پالنا پرگتی پرانالیکا کے تحت دیہی سطح پر صحت وصفائی کی مہم چلائی جارہی ہے۔ اُنھوں نے تلنگانہ کی اسکیمات میں مرکز سے تعاون کی اپیل کی

پرانے شہر میں میٹرو ریل کا کام تعطل کا شکار، عوام میں برہمی

حیدرآباد/ حیدرآباد میٹرو ریل کے دوسرے مرحلہ کے اہم ترین حصے پرانے شہر (ایم جی بی ایس تا چندرائن گٹہ) کی تعمیر میں مسلسل تاخیر اور حکومت کی ترجیحات پر اب عوامی حلقوں میں ناراضگی دیکھی جارہی ہے۔ جہاں ایک طرف حکومت میٹرو ریل کے دوسرے مرحلہ کے حوالے سے بڑے بڑے اعلانات کر رہی ہے مگر دوسری جانب زمینی سطح پر کام شروع کرنے کے بجائے صرف کنسلٹنٹس کی خدمات حاصل کرنے پر ضرورت سے زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ 7.5 کیلو میٹر طویل یہ کوریڈار جس پر 2,866 کروڑ روپئے کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ سالار جنگ میوزیم، چارمینار اور شاہ علی بنڈہ جیسے تاریخی مقامات سے گزرتا ہے۔ اس روٹ کی تکنیکی حساسیت کے باوجود تنگ سڑکوں کی کشادگی، عمارتوں کی مسماری اور ٹریفک کے متبادل راستوں کے تعلق سے اب تک کوئی واضح منصوبہ بندی سامنے آئی ہے۔ الزامات لگائے جارہے ہیں کہ حکام یہ کہہ کر وقت ضائع کر رہے ہیں کہ تمام مسائل کنسلٹنسی ہی حل کرے گی جبکہ حقیقت میں میدان عمل میں کوئی پیشرفت نظر نہیں آرہی ہے۔ ٹرانسپورٹ شعبہ کے ماہرین نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ مرکزی حکومت اور دیگر متعلقہ محکمہ جات سے حتمی کلیئرنس حاصل کرنے سے پہلے ہی جنرل کنسلٹنسی کا تقرر کیا جارہا ہے۔ اصول آپریشنل میٹوئل اور تنظیمی ڈھانچہ پر مشاورت پراجکٹ کے آغاز کے بعد ہونی

مقدس سفرحج سے قبل رنجشیں، شکوے، شکایات دور کرلیں، دلوں کو جوڑ لیں

عازمینِ حج کے وداعی 20 ویں قافلہ سے مولانا خسرو پاشاہ، عظمت اللہ حسینی، عبیداللہ کوتوال، طاہر بن حمدان کا خطاب

حیدرآباد/ مقدس سفرِ حج سے قبل عازمینِ حج اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور پڑوسیوں سے ا؟ پسی رنجشیں، شکوے، شکایات دور کرلیں۔ دشمنیوں کو ختم کرلیں اور دلوں کو ا؟ پس میں جوڑ لیں۔ یہی پیغام مقدس حج ہے۔ ان خیالات کا اظہار تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی کے زیر اہتمام حج ہاؤز نامپلی میں منگل 19 مئی کو عازمینِ حج کی وداعی تقریب کے موقع پر مولانا سید شاہ غلام افضل بیابانی خسرو پاشاہ صدرنشین حج کمیٹی، جناب سید عظمت اللہ حسینی صدرنشین وقف بورڈ، جناب طاہر بن حمدان صدرنشین اردو اکیڈمی نے کیا۔ ا؟ غاز قاری محمد ابراہیم صدیقی کی قرا؟ ت و جناب سید غوث الدین قادری سہیل کی نعتِ شریف سے ہوا۔ مولانا خسرو پاشاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ عازمین حج خوش نصیب ہیں کہ ا؟ پ کو مقدس سفر نصیب ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام شافعی ؟ فرماتے ہیں کے وہ اپنی پیٹ کو دیواروں سے رگڑ رگڑ کر چلتے تھے اور زمین کے بیچوں بیچ سے نہیں پر چلتے تھے۔ اس لیے کہ وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑے تھے۔ وہاں پر قدم پڑے تو گستاخی ہوگی۔ انہوں نے سعودی کے قوانین پر سختی سے عمل کرنے کی تاکید کی۔ اس موقع پر شہ نشین پر مولانا خسرو پاشاہ، جناب سید عظمت اللہ حسینی، جناب محمد عبیداللہ کوتوال، جناب طاہر بن حمدان، جناب محمد ایوب خاں صدر ورنگل ضلع کانگریس جناب ایم اے فہیم صدرنشین فوڈ کارپوریشن جناب سید خالد سیف اللہ صدر حیدرا؟ باد ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی جناب سید نظام الدین، جناب ایس۔ کے افضل الدین سینئر کانگریس قائد جناب محمد صابر علی، جناب افسر یوسف زئی نائب جناب عبدالماجد جناب محمد عرفان علی صدر تلنگانہ اسٹیٹ کانگریس کمیٹی شعبہء اقلیت جناب محمد مجیب الدین جناب محمد لئیق ارکان حج کمیٹی جناب عثمان محمد خاں جناب عثمان الحاجری موجود تھے۔ اس موقع پر شریمتی جے۔ سنیھاجہ (ا؟ ئی یف ایس) ریجنل پاسپورٹ ا؟ فیسر حیدا؟ باد نے کہا کہ مجھے اس مقدس جلسہ میں مدعو کرنے پر میں بہت خوش ہوں۔ اُنہوں کہا کہ میں عازمین حج کیلئے مرکزی وزارت خارجی امور حکومت ہند سے خصوصی اجازت لیکر ا؟ ج کی تاریخ تک خصوصی طور پر پاسپورٹ جاری کی ہوں۔ اُنہوں نے عازمین حج کو تین اہم خصوصی مشورے دیئے۔ (1) سعودی عرب میں گرمی شدت کی ہے۔ عازمین حج کے صحت پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اپنی صحت کا خاص رکھیں (2) جدہ میں انڈین حج مشن ہے وہاں ایک شکایتی ا؟ فیسر کو مقرر کیا گیا ہے۔ اپ کی جو بھی شکایتیں ہوں ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔ (3) سعودی حکومت کے قوانین کی سختی سے عمل کرنا ضروری ہے۔ اس موقع پر شریمتی جے۔ سنیھاجہ (ا؟ ئی ایف ایس) ریجنل پاسپورٹ ا؟ فیسر حیدرا؟ باد نے عازمین حج کے 20 ویں قافلہ کو ہری جھنڈی دکھا کر وداع کیا۔

متحدہ محبوب نگر ضلع کے زیرالتواء آبپاشی پراجکٹس کی عاجلانہ تکمیل کا فیصلہ

وزراء اور ارکان اسمبلی کے ساتھ چیف منسٹر ریونت ریڈی کا اجلاس، اراضی کے حصول میں تیزی پیدا کرنے کی ہدایت

حیدرآباد/ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے متحدہ محبوب نگر ضلع کے وزراء اور ارکان اسمبلی کے ساتھ اجلاس منعقد کیا جس میں محبوب نگر کے زیرالتواء ا؟ بپاشی پراجکٹس خاص طور پر پالمور رنگاریڈی اریگیشن اسکیم کی پیشرفت کا جائزہ لیا گیا۔ ڈاکٹر ایم چناریڈی ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ میں منعقدہ اجلاس میں چیف منسٹر نے متحدہ محبوب نگر ضلع کے ا؟ بپاشی پراجکٹس کی عاجلانہ تکمیل کی ہدایت دی۔ اُنھوں نے عہدیداروں سے کہا کہ پالمور رنگاریڈی لفٹ اریگیشن اسکیم کے لئے اراضی کے حصول کا کام جنگی خطوط پر مکمل کیا جائے۔ ضلع کے دیگر ترقیاتی پراجکٹس کی تکمیل کے لئے اراضی کے حصول کا جائزہ لیا گیا۔ چیف منسٹر نے وزراء اور عوامی نمائندوں سے خواہش کی کہ وہ ترقیاتی کاموں کے لئے اراضی حوالہ کرنے کی عوام کو ترغیب دیں۔ چیف منسٹر نے یقین دلایا کہ حکومت اراضی کے حصول کی صورت میں معاوضہ کی ادائیگی میں کوئی تاخیر نہیں کرے گی اور متاثرین کو فوری معاوضہ کی رقم ادا کی جائے گی۔ اُنھوں نے کہا کہ زیرالتواء پراجکٹس کے بلز جو گزشتہ کئی برسوں سے جاری نہیں کئے گئے حکومت اُن کی اجرائی کا جائزہ لے گی۔ اُنھوں نے ضلع سے تعلق رکھنے والے وزراء کو مشورہ دیا کہ وہ پراجکٹس کے بارے میں وقتاً فوقتاً جائزہ اجلاس منعقد کرتے ہوئے عمل ا؟ وری کی رفتار کو تیز کریں۔ عوامی نمائندوں نے شکایت کی کہ بی ا؟ ر ایس کے 10 سالہ دور حکومت میں متحدہ محبوب نگر ضلع کی ترقی کو نظرانداز کردیا گیا۔ اُنھوں نے کہا کہ محبوب نگر کے عوام نے بڑی اُمیدوں کے ساتھ کے سی ا؟ ر کو لوک سبھا کے لئے منتخب کیا تھا لیکن 10 سالہ اقتدار میں آبپاشی پراجکٹس اور دیگر ترقیاتی کاموں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں سے کہا کہ وہ ضلع کے تمام زیرالتواء پراجکٹس اور اُن کیلئے درکار فنڈس کے بارے میں تفصیلی رپورٹ پیش کریں

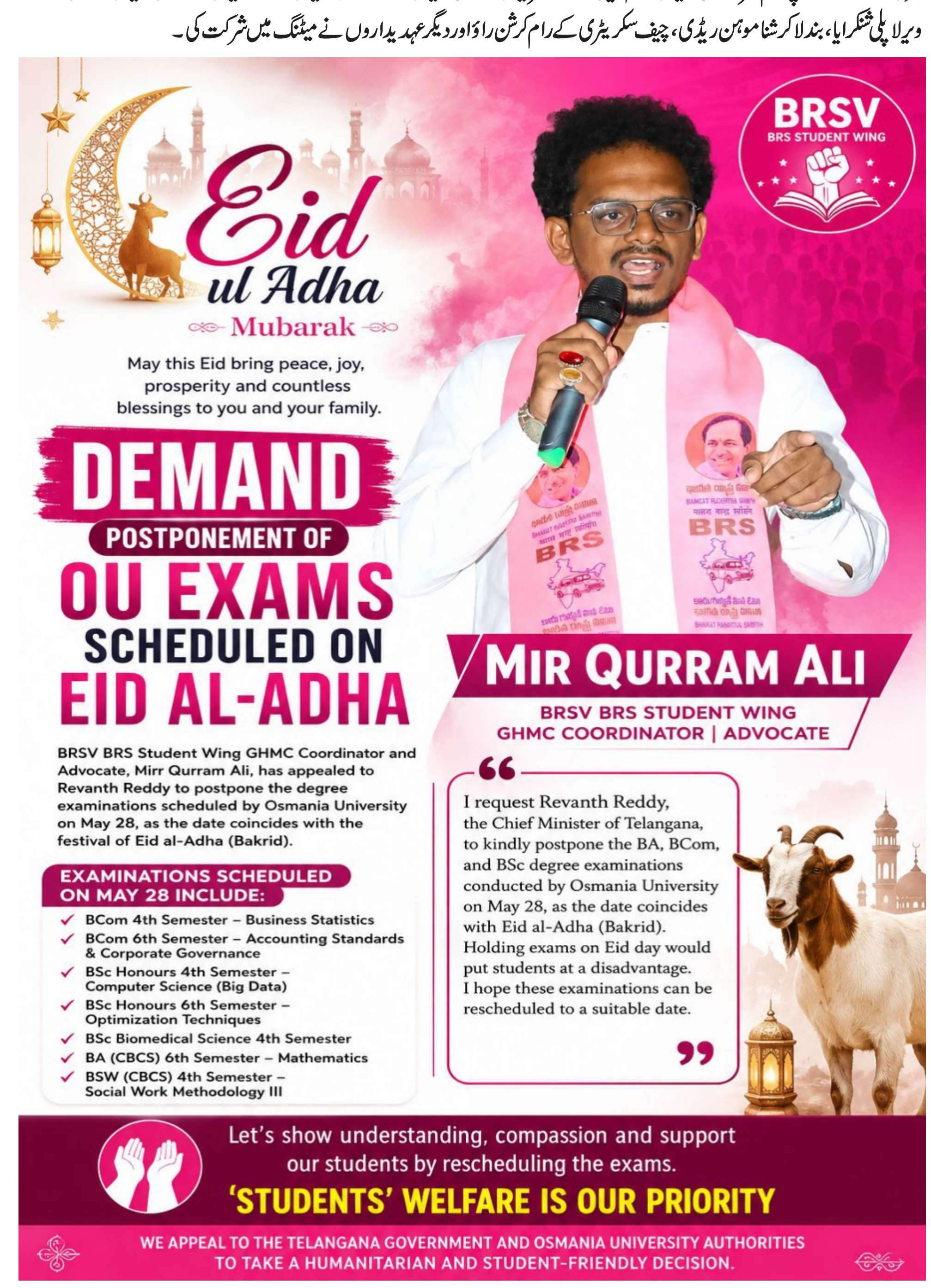

بھوج شالہ- کمال مولا مسجد فیصلہ اور ہندوستان کے سیکولر تشخص پر سوالات

یوسف شمسی
رابطہ:9162216560

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کی اندور بنچ کی جانب سے بھوج شالہ-کمال مولا مسجد تنازع پر سنایا گیا حالیہ فیصلہ نہ صرف ایک عدالتی حکم ہے بلکہ ہندوستان کی مذہبی، تاریخی اور سماجی سیاست میں ایک نئے باب کا آغاز بھی محسوس ہوتا ہے۔عدالت نے اپنے تفصیلی فیصلے میں بھوج شالہ کو دیوی واگدیوی یعنی سرسوتی کا مندر قرار دیتے ہوئے 2003 میں آثارِ قدیمہ سروے آف انڈیا (ASI) کی جانب سے جاری اس انتظامی حکم کو بھی منسوخ کر دیا، جس کے تحت جمعہ کے دن مسلمانوں کو نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس فیصلے نے ایک بار پھر ملک میں مذہبی مقامات، تاریخی دعووں اور عدالتی تشریحات پر بحث کو تیز کر دیا ہے۔

بھوج شالہ مدھیہ پردیش کے تاریخی شہر دھار میں واقع ایک قدیم مقام ہے، جسے ہندو فریق صدیوں سے دیوی سرسوتی کا مندر اور علم و ادب کا مرکز قرار دیتا رہا ہے، جبکہ مسلم فریق اسے کمال مولا مسجد کے نام سے جانتا اور وہاں عبادت کا حق مانگتا آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مقام کئی دہائیوں سے تنازع کا مرکز بنا ہوا تھا۔ عدالت کے حالیہ فیصلے نے اس تنازع کو ایک نئے مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔

ہائی کورٹ کی دو رکنی بنچ، جس میں جسٹس وجے کمار شکلا اور جسٹس آلوک آواستھی شامل تھے، نے اپنے فیصلے میں آثارِ قدیمہ کے شواہد، تاریخی دستاویزات اور اے ایس آئی کی سائنسی سروے رپورٹ کا تفصیلی جائزہ لیا۔ عدالت نے کہا کہ دستیاب شواہد اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ بھوج شالہ دراصل ایک قدیم ہندو عبادت گاہ تھی۔ عدالت نے اے ایس آئی کی رپورٹ کو معتبر مانتے ہوئے کہا کہ موجودہ ڈھانچے میں قدیم مندر طرز تعمیر کے آثار نمایاں طور پر موجود ہیں۔

یہاں یہ سوال بھی اہم ہے کہ آخر عدالت نے 2003 کے اس انتظامی بندوبست کو کیوں منسوخ کیا، جو برسوں سے نافذ تھا۔ دراصل اے ایس آئی نے اس وقت ایک درمیانی راستہ اختیار کرتے ہوئے منگل کے دن ہندوؤں کو پوجا اور جمعہ کے دن محدود وقت کے لیے مسلمانوں کو نماز کی اجازت دی تھی۔ کئی برسوں تک یہی انتظام چلتا رہا، لیکن وقت کے ساتھ تنازع شدت اختیار کرتا گیا، خاص طور پر اس وقت جب بسنت پنچمی اور جمعہ ایک ہی دن آتے تھے۔ عدالت نے اب اس مشترکہ بندوبست کو قانونی بنیادوں پر غیر مؤثر قرار دے دیا۔

مارچ 2024 میں عدالت نے اے ایس آئی کو بھوج شالہ کمپلیکس کا سائنسی سروے کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس سروے میں جدید تکنیکوں جیسے گراؤنڈ پینیٹریٹنگ ریڈار، کھدائی، ستونوں اور تعمیراتی ڈھانچوں کے تجزیے کا استعمال کیا گیا۔ تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ کمپلیکس کے اندر کئی ایسے آثار موجود ہیں جو قدیم مندر کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگرچہ مسلم فریق نے اس رپورٹ کو جانبدار قرار دیا، مگر عدالت نے مجموعی شواہد کی بنیاد پر اسے اہم اور قابل اعتماد مانا۔

مزید یہ کہ بھوج شالہ تنازع صرف ایک عبادت گاہ کا مسئلہ نہیں بلکہ ہندوستان کی تاریخی یادداشت، تہذیبی شناخت اور سیاسی ماحول سے بھی گہرے طور پر جڑا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مقدمے کی سماعت اور اس پر آنے والے فیصلے کو ملک بھر میں غیر معمولی توجہ حاصل رہی۔ عدالت کے فیصلے کے بعد سوشل میڈیا سے لے کر سیاسی حلقوں تک مختلف تبصرے دیکھنے کو ملے، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ مذہبی مقامات سے متعلق معاملات آج بھی ہندوستانی سماج میں انتہائی حساس حیثیت رکھتے ہیں۔

بھوج شالہ کی تاریخی اہمیت پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسے راجا بھوج کے دور سے جوڑا جاتا ہے، جو علم، ادب اور فنونِ لطیفہ کے سرپرست حکمران سمجھے جاتے ہیں۔ تاریخی روایتوں کے مطابق اس مقام کو سنسکرت تعلیم اور علمی سرگرمیوں کا مرکز مانا جاتا تھا۔ بعض مؤرخین کے مطابق یہاں دیوی سرسوتی کی پوجا کی جاتی تھی اور طلبہ وعلما علم حاصل کرنے کے لیے یہاں آتے تھے۔ یہی پس منظر ہندو فریق کے دعوے کو تقویت دیتا ہے کہ بھوج شالہ محض ایک عبادت گاہ نہیں بلکہ ہندوستان کی قدیم علمی روایت کی علامت بھی ہے۔

دوسری جانب مسلم فریق کا موقف بھی اپنی جگہ اہم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کمال مولا مسجد صدیوں سے مسلمانوں کی عبادت گاہ رہی ہے اور وہاں نماز ادا کی جاتی رہی ہے۔ مسلم تنظیموں کا مؤقف ہے کہ تاریخی عمارتوں کی شناخت کا تعین صرف آثارِ قدیمہ کی بعض علامتوں کی بنیاد پر نہیں کیا جا سکتا بلکہ مسلسل مذہبی استعمال اور تاریخی روایت کو بھی اہمیت دی جانی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ عدالت کے فیصلے کے بعد مسلم حلقوں میں یہ احساس پایا جا رہا ہے کہ ان کے مذہبی حقوق متاثر ہوئے ہیں۔

قانونی ماہرین اس فیصلے کو کئی زاویوں سے دیکھ رہے ہیں۔ بعض کے مطابق عدالت نے آثارِ قدیمہ کے شواہد کو بنیاد بنا کر ایک مضبوط قانونی مؤقف اختیار کیا ہے، جبکہ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ ایسے معاملات میں صرف تاریخی ڈھانچے ہی نہیں بلکہ سماجی اثرات کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہندوستانی عدالتی تاریخ میں مذہبی مقامات سے متعلق مقدمات ہمیشہ نہایت حساس رہے ہیں، کیونکہ ان کا تعلق صرف قانون سے نہیں بلکہ عوامی جذبات اور مذہبی عقیدت سے بھی ہوتا ہے۔

اس فیصلے کے بعد ایک نئی بحث یہ بھی شروع ہو گئی ہے کہ آیا مستقبل میں دیگر تاریخی مقامات پر بھی اسی نوعیت کے دعوے سامنے آ سکتے ہیں۔ ملک میں پہلے ہی کئی ایسے مقامات موجود ہیں جہاں مختلف مذہبی گروہوں کے درمیان تاریخی دعوے پائے جاتے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر اس نوعیت کے مقدمات میں اضافہ ہوا تو عدالتوں پر دباؤ بھی بڑھے گا اور سماجی فضا پر بھی اس کے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

بھوج شالہ معاملے میں اے ایس آئی کا کردار بھی خاصی بحث کا موضوع رہا۔ آثارِ قدیمہ سروے آف انڈیا ایک سرکاری ادارہ ہے جس کی ذمہ داری تاریخی ورثے کی حفاظت اور تحقیق کرنا ہے۔ اس ادارے کی رپورٹ کو عدالت نے کافی اہمیت دی، تاہم مخالف فریق نے اس کی غیر جانبداری پر سوالات بھی اٹھائے۔ ہندوستان میں ماضی میں بھی کئی بار آثارِ قدیمہ کی رپورٹس سیاسی اور مذہبی بحث کا حصہ بنتی رہی ہیں۔ اس لیے یہ معاملہ صرف عدالت تک محدود نہیں بلکہ علمی و فکری حلقوں میں بھی زیرِ بحث رہے گا۔

اس پورے تنازع کا ایک پہلو ہندوستانی سیاست سے بھی جڑا ہوا ہے۔ مذہبی مقامات سے متعلق مقدمات اکثر سیاسی ماحول کو متاثر کرتے ہیں اور مختلف سیاسی جماعتیں اپنے اپنے نظریات کے مطابق ان پر ردِعمل ظاہر کرتی ہیں۔ بعض جماعتیں ایسے فیصلوں کو تاریخی انصاف قرار دیتی ہیں، جبکہ دوسری جماعتیں اسے ملک کی سیکولر روح کے لیے خطرہ تصور کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھوج شالہ فیصلہ بھی محض عدالتی دائرے تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کے سیاسی اثرات بھی نمایاں طور پر محسوس کیے جا رہے ہیں۔

یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ ہندوستان کا آئین تمام مذاہب کے ماننے والوں کو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ ایسے میں عدالتوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نہ صرف قانونی اصولوں کو مدنظر رکھیں بلکہ سماجی توازن اور قومی یکجہتی کو بھی نقصان نہ پہنچنے دیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جو اس طرح کے مقدمات کو انتہائی پیچیدہ بنا دیتا ہے۔

بھوج شالہ کے فیصلے کے بعد انتظامیہ کی جانب سے سیکیورٹی کے سخت انتظامات اس بات کی علامت ہیں کہ حکومت بھی اس معاملے کی حساسیت سے پوری طرح واقف ہے۔ دھار اور اطراف کے علاقوں میں اضافی پولیس فورس کی تعیناتی اور نگرانی بڑھانے کا مقصد یہی تھا کہ کسی بھی قسم کی کشیدگی یا ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔ یہ اقدام اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مذہبی تنازعات صرف عدالتوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ ان کے سماجی اثرات بھی فوری طور پر سامنے آ سکتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے حساس معاملات میں تحمل، مکالمہ اور آئینی راستہ اختیار کیا جائے۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی گوناگوں تہذیب، مذہبی تنوع اور باہمی احترام میں پوشیدہ ہے۔ اگر تاریخی تنازعات کو نفرت اور تصادم کا ذریعہ بنا دیا جائے تو اس سے نہ صرف سماجی ہم آہنگی متاثر ہوگی بلکہ آنے والی نسلوں پر بھی اس کے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

آج جب دنیا تیزی سے ترقی، تعلیم اور جدیدیت کی طرف بڑھ رہی ہے، ایسے میں معاشروں کو ماضی کے تنازعات کے ساتھ ساتھ مستقبل کی تعمیر پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ عدالتوں کے فیصلے اپنی جگہ اہم ہوتے ہیں، لیکن قوموں کی اصل ترقی باہمی اعتماد، رواداری اور انصاف کے فروغ سے ہی ممکن ہوتی ہے۔ بھوج شالہ فیصلہ یقیناً ہندوستانی عدالتی تاریخ کا ایک اہم باب بن چکا ہے، مگر اس کے ساتھ یہ سوال بھی باقی ہے کہ کیا ملک اس حساس مرحلے میں اپنے سماجی توازن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھ پائے گا یا نہیں۔

یہ فیصلہ اس اعتبار سے بھی غیر معمولی ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر ہندوستان میں تاریخ اور عقیدے کے تعلق پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ تاریخ کو کس زاویے سے دیکھا جائے، آثارِ قدیمہ کی تشریح کس حد تک قابلِ قبول ہو، اور مذہبی دعووں کو قانونی حیثیت دینے کے لیے کن اصولوں کو بنیاد بنایا جائے یہ تمام سوالات آنے والے دنوں میں مزید شدت کے ساتھ زیرِ بحث رہیں گے۔ ہندوستان جیسے وسیع اور متنوع ملک میں جہاں مختلف تہذیبیں اور مذاہب صدیوں سے ساتھ رہتے آئے ہیں، وہاں ایسے معاملات کو صرف قانونی فیصلوں کے ذریعے مکمل طور پر حل کرنا آسان نہیں ہوتا۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مذہبی مقامات عوامی جذبات سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ جب کسی مقام کو ایک طبقہ اپنی تہذیب اور عقیدے کی علامت سمجھتا ہو تو اس کے متعلق آنے والا ہر فیصلہ محض عدالتی کارروائی نہیں رہتا بلکہ ایک سماجی اور نفسیاتی اثر بھی پیدا کرتا ہے۔ یہی ضروری ہے کہ تمام فریق صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور ملک کے آئینی و جمہوری نظام پر اعتماد برقرار رکھیں۔

بھوج شالہ تنازع نے ایک بار پھر اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ ہندوستان میں تاریخ صرف ماضی کا قصہ نہیں بلکہ حال کی سیاست اور سماجی رویوں پر بھی گہرا اثر رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عدالتوں کے فیصلے بھی اکثر عوامی مباحث کا حصہ بن جاتے ہیں۔ آنے والے دنوں میں اگر یہ معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچتا ہے تو یقیناً پورا ملک اس کی قانونی اور سماجی جہتوں پر گہری نظر رکھے گا۔

آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ کسی بھی جمہوری معاشرے کی اصل طاقت صرف اس کے قوانین میں نہیں بلکہ اس کے عوام کے رویوں، برداشت اور باہمی احترام میں ہوتی ہے۔ اگر اختلافات کے باوجود سماجی ہم آہنگی برقرار رہے تو بڑے سے بڑا تنازع بھی پرامن انداز میں حل ہو سکتا ہے۔ بھوج شالہ فیصلہ ایک اہم قانونی موڑ ضرور ہے، مگر اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان اپنے تنوع، کثرت اور مشترکہ تہذیبی ورثے کو کس طرح محفوظ رکھتا ہے۔ یہی وہ امتحان ہے جو آنے والے وقت میں ملک کی سماجی اور جمہوری طاقت کا اصل پیمانہ ثابت ہوگا۔

کم سونا یا نیند نہ آنا تمام علاج کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے، طبی ماہرین

ڈاؤ انٹرنیشنل میڈیکل کالج میں سلیپ میڈیسن کے جائزے کے عنوان سے سیشن کا انعقاد ہوا

طبی ماہرین نے کہا ہے کہ کم سونا یا نیند نہ آنا تمام علاج اور تھیراپیز کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے، نیند کی خرابی نفسیاتی عوارض پی ٹی ایس ڈی، ڈپریشن، انزائٹی میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ اس حوالے سے اسکریننگ ٹولز پر عملدرآمد، عوامی سطح پر آگاہی اور ماہرین کو تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ ڈاؤ انٹرنیشنل میڈیکل کالج میں سلیپ میڈیسن کے جائزے کے عنوان سے سیشن کا انعقاد ہوا۔ سیشن میں امریکی ادارے کلینری میں کنسورشیم پرنسپل انویسٹی گیشن اور کلیولینڈ سلیپ اینڈ ریسرچ سینٹر کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر منصور احمد نے نیند کے طریقہ کار، عام نیند کی خرابی، اور نیند کے مسائل میں مبتلا مریضوں کے علاج کے لیے طبی نقطہ نظر پر گفتگو کی۔ قبل ازیں ڈاؤ انٹرنیشنل میڈیکل کالج کے پرنسپل پروفیسر افتخار احمد نے سیشن سے افتتاحی خطاب میں سلیپ میڈیسن کا تعارف کرایا اور بتایا کہ ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز بین الاقوامی شہرت کے حامل ڈاکٹر منصور احمد کے تعاون سے سلیپ میڈیسن پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے نیند کی اہمیت سے متعلق کہا ہے کہ رات کو سونا انتہائی ضروری ہے۔ اگر آپ 2 دن نہ سوئیں تو آپ بیمار ہو سکتے ہیں۔ رات کو نہ سونا انسان کو کئی بیماریوں سے دوچار کر دیتا ہے لیکن آج کل یہ فیشن بن گیا ہے کہ رات کو جاگنا اچھا سمجھا جاتا ہے جبکہ یہ صحت کے لیے بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔ بعد ازاں آگاہی سیشن کی منتظمہ اور فزیالوجی ڈپارٹمنٹ کی ایچ او ڈی، ڈاکٹر امبرین قریشی نے سلیپ میڈیسن میں ڈاکٹر منصور احمد کی تحقیق اور تجربے کا جائزہ پیش کیا۔ اپنے لیکچر کے دوران ڈاکٹر منصور احمد نے بتایا کہ نیند، جسمانی، ذہنی اور جذباتی فعالی کے لیے اہم ہے۔ کم سونا یا نیند نہ آنا تمام علاج اور تھیراپیز کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نیند کی خرابی نفسیاتی عوارض جیسا کہ پی ٹی ایس ڈی، ڈپریشن، انزائٹی میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ ڈاکٹر منصور احمد نے ایک تحقیق کا جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 5 سے 6 کروڑ امریکی شہری نیند کی دائمی خرابی، بے خوابی، سونے میں رکاوٹیں، ریسٹ لیس لیگز، بشمول شفٹ ورک سنڈروم، نارکولیپسی اور موڈ کی خرابی کا شکار ہیں۔

ان کا کہنا تھا کہ سلیپ ڈس آرڈرز کی تشخیص مشکل نہیں ہے، اس کے باوجود ان سے متاثرہ افراد کی بڑی تعداد کی تشخیص نہیں ہوتی۔ اس حوالے سے اسکریننگ ٹولز کا استعمال، عوامی سطح پر آگاہی اور ماہرین کو تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے 80 سے زائد سلیپ ڈس آرڈرز کا جائزہ پیش کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے سلیپ پیشنٹ، اس کی تشخیص اور علاج پر گفتگو کی۔ انہوں نے نیند کے دورانیے کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ نوزائیدہ کی نیند 19 گھنٹے، ٹین ایجرز 10 سے 12 جبکہ بالغ افراد کو 7 سے 8 گھنٹے کی نیند لینی چاہیے۔ انہوں نے نیند کے 3 اسٹیجز بھی بتائے۔ ڈاکٹر منصور احمد نے بتایا کہ صبح میں جتنے بھی روڈ ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اس کی بڑی وجہ نیند میں کمی ہے کہ ڈرائیور رات کو سویا نہیں یا اس نے کم از کم ایک سے 2 گھنٹے نیند کی۔ انہوں نے امریکا کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امریکی پولیس سالانہ ایک لاکھ حادثات رپورٹ کرتی ہے، جن میں سے 4 فیصد اموات ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ناسا چیلنجر ٹریجڈی جس میں 7 اموات ہوئی تھیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ناسا کے 2 منیجرز 23 گھنٹے سے جاگے ہوئے تھے اور اس سے ایک روز قبل بمشکل 3 گھنٹے سوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ الاسکا والڈیز آئل ٹینکر کریش کی بھی کچھ یہی وجوہات تھیں۔ ڈاکٹر منصور احمد نے بتایا کہ نیند کی خرابی بہت سی بیماریوں سے منسلک ہے، جیسا کہ دل کی بیماریاں، میٹابولک ڈس آرڈرز، نفسیاتی عوارض، اعصابی عوارض اور جسم میں درد کی ایک بڑی وجہ رات کو نہ سونا یا کم گھنٹے سونا ہے۔

انہوں نے کچھ کیس اسٹڈیز بھی پیش کیں کہ رات بھر نہ سونے سے مریضوں کو صحت کے کتنے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ بچے رات بھر جاگتے ہیں اور دن میں سوتے ہیں۔

انہیں یہ اندازہ نہیں کہ کچھ عرصے بعد یہ عادت انہیں کس قسم کے مسائل کا شکار کر سکتی ہے۔ مزید برآں انہوں نے سلیپ اپنیا اور بے خوابی کی تشخیص اور علاج پر بھی تفصیلی گفتگو کی۔ سیشن کے اختتام پر طلبا کو سوال و جواب کا موقع فراہم کیا گیا، جس سے فیکلٹی اور طلبا کو نیند کی دوا کے شعبے میں اپنے تحقیقی منصوبوں اور نظریات پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع ملا۔

40 سال سے زائد عمر میں ورزش زندگی طویل کر سکتی ہے

ایک نئی تحقیق کے مطابق اگر آپ کی عمر 40 سال سے زیادہ ہے اور آپ اپنی ورزش کی سطح کو 25 فیصد تک بڑھاتے ہیں تو آپ کو زندگی کے اوسطاً مزید پانچ سال مل سکتے ہیں۔ حالیہ رپورٹ میں پتا چلا ہے کہ 40 سے زائد افراد کے لیے جو روزانہ کی کم ترین سطح پر کام کرتے ہیں، جسمانی سرگرمی میں اضافے سے ان کی عمر میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مطالعے کے نتائج نے آسٹریلوی محققین کو بھی حیران کر دیا ہے۔

گولڈ کوسٹ، کوئنز لینڈ میں گریفتھ یونیورسٹی سکول آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری میں پبلک ہیلتھ کے پروفیسر لینرٹ ویرمین نے بتایا کہ ہمارے نتائج یہ بتاتے ہیں کہ جسمانی سرگرمی پہلے کی سوچ سے کافی زیادہ صحت کے فوائد فراہم کرتی ہے۔ نئی تحقیق میں امریکی اعداد و شمار پر توجہ مرکوز کی گئی جس میں 2003 سے 2006 کے وفاقی صحت کے سروے میں 40 سال اور اس سے زیادہ عمر کے شرکا نے "ایکٹیویٹی ٹریکرز" پہنے اور اس سے روزانہ کی جسمانی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔

جنگلی جانور شیر سے زیادہ انسانوں سے ڈرتے ہیں: تحقیق میں دلچسپ انکشاف

شیروں کی طاقت، رفتار اور شکار کو اپنی گرفت میں کرنے کی صلاحیت کو جانتے ہوئے بھی افریقی جانور جنگل میں شیروں سے زیادہ انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ کینیڈا میں ویسٹرن یونیورسٹی میں تحفظ حیاتیات کے ماہر مائیکل کلینچی نے بتایا کہ افریقا میں کی گئی ایک نئی تحقیق میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ جانور شیروں کے مقابلے میں انسانوں سے زیادہ ڈرتے ہیں حالانکہ جانوروں کو شیروں سے سب سے زیادہ خوفزدہ ہونا چاہیے کیونکہ وہ جانوروں کے سب سے بڑے شکاری ہیں۔

اُنہوں نے بتایا کہ عام طور پر جانور بیماری یا بھوک سے جلدی نہیں مرتے لیکن اگر جانور کا شکار کرلیا جائے تو اس کی زندگی فوراً ختم ہو جاتی ہے اور جانور جتنا بڑا ہوگا اسے شکار کر کے ختم کرنے کے لیے شکاری بھی بڑا چاہیے ہوگا۔ مائیکل کلینچی نے مزید بتایا کہ شیر زمین پر سب سے زیادہ خوفناک شکاری ہے اس لیے جانوروں کو شیر سے زیادہ خوفزدہ ہونا چاہیے اور اسی لیے ہم نے ایک تحقیق کی تاکہ یہ جان سکیں کہ جانور انسانوں سے زیادہ ڈرتے ہیں یا پھر شیروں سے۔ اُنہوں نے بتایا کہ ہم نے تحقیق کے دوران 10 ہزار سے زیادہ جنگلی جانوروں کے ردعمل کو ریکارڈ کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ یہ 95 فیصد انسانی آوازوں سے زیادہ ڈرتے ہیں۔

کافی کے صحت پر حیرت انگیز فائدے، پھر بھی احتیاط ضروری

بہت سے لوگ چائے کے مقابلے میں کافی کا انتخاب کرتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق دنیا بھر میں روزانہ کی بنیاد پر 2 ارب کپ سے زیادہ کافی پی جاتی ہے۔ ویسے تو کافی کی تاریخ کافی پرانی ہے لیکن دورِ جدید میں مختلف قسم کی کافی کی مصنوعات تیار کرنے کے باعث اٹلی دنیا بھر میں مشہور ہے، کافی پینے کے شوقین افراد کی بڑی تعداد کافی کی ایک قسم کیپوچینو (Cappuccino) پینے کی شیدائی ہے، جسے کافی اور دودھ کی یکساں آمیزش کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء اگر دیکھنے میں بھلی لگیں اور ذائقے میں بھی لذیذ ہوں مگر وہ صحت کے لیے فائدے سے زیادہ نقصان کا باعث بنیں تو لوگ انہیں کھانے یا پینے کے بارے میں پیچکچاہٹ اور کنفیوژن کا شکار رہتے ہیں۔ کافی پینے کے شوقین افراد کے لیے یہ بات خوش آئند ہے کہ کافی اگر اعتدال میں پی جائے تو اس کے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں، یہ جتنی ذائقے دار ہوتی ہے، اتنی ہی فائدہ مند بھی ہے۔ برطانوی طبی ماہرین کے مطابق روزانہ 3 سے 5 کپ کافی پینے سے جگر کے کینسر یا اس کے کام نہ کرنے کا خطرہ 40 فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔

ڈچ سائنسدان کا کہنا ہے کہ کافی اور ہربل چائے کا استعمال جگر کی بیماری 'سروسس' (Cirrhosis) سے بچاتا ہے، یہ بیماری جان لیوا بھی ثابت ہوتی ہے۔ کافی میں کیفین نامی ایک مادہ ہوتا ہے جو دماغ کی کارکردگی بڑھاتا ہے، کافی پینے سے ذہن کے خلیات کو نشوونما ملتی ہے، وہ زیادہ توانائی پیدا کرتے ہیں جس سے ذہن صحت مند اور توانا رہتا ہے، کافی سے ذہن کو پہنچنے والے چند فوائد میں یاد داشت بہتر ہونا اور ردعمل میں تیزی آنا شامل ہے۔ الرجل میگزین کے مطابق کافی نا صرف دماغ بلکہ جسمانی افعال کو انجام دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہے، یہ ذیابیطس کے ساتھ ساتھ دل کی بیماریوں سے بھی 25 فیصد تک حفاظت کر سکتی ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق دن بھر میں کافی کے 4 یا اس سے زائد کپ پینے والی خواتین میں ڈپریشن ہونے کے امکانات 20 فیصد تک کم ہو جاتے ہیں۔ طبی ماہرین کے نزدیک کافی پینے والے دمے، سانس میں خرخراہٹ اور سانس کی دیگر تکالیف سے محفوظ رہتے ہیں، اس میں موجود کیفین میں سانس کی بیماریاں دور کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت ہوتی ہے۔ امریکن کالج آف فزیشنز میں کافی پر کی گئی ایک تحقیق کے نتائج میں بتایا گیا ہے کہ کافی استعمال کرنے والے مردوں کی عمر میں 20 فیصد جبکہ خواتین کی عمر میں 26 فیصد اضافہ ہوتا ہے۔ کافی کے مسلسل استعمال سے کھیلوں میں کارکردگی بہتر ہوتی ہے، جس کے باعث کھیلتے ہوئے تھکن کا احساس کم ہوتا۔

ابراھیمؑ: آتشِ نمرود سے فتنِ عصر تک، ایمان، قربانی اور استقامت کا ابدی چراغ

مسعود محبوب خان (ممبئی)
09422724040

تمام تعریفیں اُس ربّ کریم کے لیے ہیں جس نے انسانیت کی ہدایت کے لیے انبیائے کرامؑ کا مقدّس سلسلہ قائم فرمایا، تاکہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو نورِ ہدایت عطاء ہو، دلوں کو ایمان کی حرارت نصیب ہو اور زندگی کو بندگیِ ربّ کا شعور حاصل ہو۔ درود و سلام ہوں تاجدارِ مدینہ، حضرت محمد مصطفیٰؐ پر، جو تمام انبیائکے سردار، رحمتِ عالم اور ملّتِ ابراہیمی کے کامل ترجمان بن کر تشریف لائے۔ اسلام صرف چند عبادات یا رسمی عقائد کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو انسان کو فکری، روحانی، اخلاقی اور اجتماعی زندگی کے ہر میدان میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ مجید نے انبیائے کرامؑ کی مبارک زندگیاں محض تاریخی تذکرے کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ انہیں "اسوہ حسنہ" بنا کر پیش کیا، تاکہ ہر دور کا انسان ان کے کردار و عمل سے روشنی حاصل کرے۔

ان عظیم المرتبت ہستیوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام نہایت بلند اور منفرد ہے۔ آپ توحید کے داعی، صبر و استقامت کے پیکر، اخلاص و وفا کے علمبردار اور قربانی و ایثار کی عظیم علامت ہیں۔ قرآنِ کریم نے آپکو "اُمّت" قرار دیا، کیونکہ آپ کی ذات میں ایک کامل اُمّت کی تمام خوبیاں جمع تھیں۔ آپ نے ایسے دور میں توحید کا پرچم بلند کیا جب پوری دنیا شرک، جاہلیت اور باطل پرستی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آپؑنے نہ صرف باطل نظریات کو للکارا بلکہ اپنی پوری زندگی اللّٰہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف کردی۔ آج کا مسلمان جن فکری انتشار، اخلاقی زوال، مادہ پرستی، دینی کمزوری، تہذیبی یلغار اور روحانی بحرانوں کا شکار ہے، اُن کا مؤثر علاج حضرت ابراہیمؑ کی حیاتِ طیبہ میں موجود ہے۔

موجودہ دور میں جب کہ ایمان آزمائشوں کی زد میں ہے، نوجوان بے راہ روی کا شکار ہیں، دین کو محض رسم سمجھا جانے لگا ہے اور دنیا کی چمک انسان کو اپنے ربّ سے غافل کر رہی ہے، ایسے حالات میں ابراہیمی کردار ایک زندہ پیغام بن کر سامنے آتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی مبارک زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ: حق کے لیے تنہا کھڑا ہونا ہی اصل کامیابی ہے، اللّٰہ پر کامل بھروسہ ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے، اور دینِ حق کی سربلندی کے لیے قربانی، صبر اور استقامت ناگزیر ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں حضرت ابراہیمؑ کی حیاتِ مبارکہ کی روشنی میں عصرِ حاضر کے مسلمانوں کو درپیش فتنوں، آزمائشوں اور کمزوریوں کا جائزہ لیا گیا ہے، تاکہ ہم اپنی زندگیوں کو ابراہیمی تعلیمات کے نور سے منور کرسکیں اور اپنے ایمان و کردار کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرسکیں۔

انسانی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو صرف اپنے زمانے تک محدود نہیں رہتیں بلکہ رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے مینارِ نور بن جاتی ہیں۔ ان ہی عظیم اور برگزیدہ ہستیوں میں ایک نام حضرت ابراہیمؑ کا ہے، جنہیں قرآنِ کریم نے خلیل اللّٰہ یعنی اللّٰہ کا دوست قرار دیا۔ آپؑ کی مبارک زندگی محض چند تاریخی واقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایمان، توحید، قربانی، صبر، عزیمت اور کامل اطاعتِ الٰہی کا ایسا عملی نمونہ ہے جو قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیے کامل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ آج کا مسلمان جن فتنوں، فکری یلغاروں، اخلاقی کمزوریوں اور روحانی بحرانوں سے دوچار ہے، ان کا حل حضرت ابراہیمؑ کی حیاتِ طیبہ میں پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ اگر اُمّتِ مسلمہ ابراہیمی کردار کو اپنا لے تو نہ صرف انفرادی زندگی سنور سکتی ہے بلکہ اجتماعی زوال بھی عروج میں بدل سکتا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی پوری زندگی حق اور باطل کی کشمکش کی ایک روشن داستان ہے۔ آپ نے ایسے معاشرے میں آنکھ کھولی جہاں بت پرستی، شرک، جاہلیت اور بادشاہت کا غرور اپنے عروج پر تھا۔ ہر طرف جھوٹے معبودوں کی پرستش ہو رہی تھی، لیکن ایک نوجوان ابراہیمؑ نے پوری جرات کے ساتھ اعلان کیا: "میں اُن چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم اللّٰہ کے ساتھ شریک کرتے ہو"۔ یہ اعلان صرف زبان کا نہیں تھا بلکہ عمل کا بھی تھا۔ آپ نے بتوں کو توڑا، مشرکانہ عقائد کی تردید کی اور ظالم بادشاہ نمرود کے سامنے کلمۂ حق بلند کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کو آگ میں ڈال دیا گیا، مگر ایمان کی حرارت نے دنیا کی آگ کو بھی ٹھنڈا کر دیا۔ آج کا مسلمان بھی مختلف قسم کے نمرودوں کے درمیان زندگی گزار رہا ہے۔ کہیں مادہ پرستی کا فتنہ ہے، کہیں لبرل ازم کے نام پر دین سے بغاوت، کہیں طاقتور قوتوں کے سامنے حق چھپانے کا رجحان۔ ایسے ماحول میں حضرت ابراہیمؑ ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ مومن کا سر صرف اللّٰہ کے سامنے جھکتا ہے، باطل کے سامنے نہیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے صرف بتوں کو نہیں توڑا بلکہ شرک کے ہر مظہر کو رد کیا۔ آپ نے قوم کی ان رسومات، تہواروں اور عقائد سے بھی براءت اختیار کی جو توحید کے خلاف تھے۔ آج مسلمانوں کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ غیر اسلامی رسم و رواج، توہمات، بدعات اور مشرکانہ اعمال کو دین سمجھ بیٹھے ہیں۔ شادی بیاہ سے لے کر تہواروں تک، قبروں سے لے کر قسمت کے جعلی تصورات تک، کئی ایسے امور معاشرے میں شامل ہو چکے ہیں جو خالص ابراہیمی توحید کے منافی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ مسلمان کی شناخت صرف اللّٰہ کی بندگی ہے۔ عقیدہ، عبادت، تہذیب اور طرزِ زندگی!!! ہر معاملے میں خالص توحید کا رنگ نمایاں ہونا چاہیے۔

قرآنِ کریم نے حضرت ابراہیمؑ کو "فتی" یعنی نوجوان کے لقب سے یاد کیا۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ حق کی سب سے بڑی قوت نوجوان ہوتے ہیں۔ ابراہیم نے جوانی میں وہ کارنامہ انجام دیا جو پوری قوم نہ کرسکی۔

آج کے نوجوان کو جن فتنوں نے گھیر رکھا ہے، ان میں بے راہ روی، سوشل میڈیا کی اخلاقی تباہ کاری، مادیت، بے مقصد تفریح، فحاشی اور دینی بے حسی نمایاں ہیں۔ نوجوان اپنی صلاحیتیں اُمّت کی تعمیر کے بجائے وقتی خواہشات میں ضائع کر رہا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کا کردار نوجوانوں کو یہ دعوت دیتا ہے کہ:

اپنے ایمان پر فخر کرو۔
حق بات کہنے کی جرات پیدا کرو۔
کردار کی پاکیزگی اختیار کرو۔
علم اور شعور کے ذریعے باطل کا مقابلہ کرو۔
اپنی جوانی اللّٰہ کی رضا کے لیے وقف کرو۔

دنیا ہمیشہ اُنہی نوجوانوں کو یاد رکھتی ہے جو مقصد کے ساتھ جیتے ہیں، اور ابراہیم اس کی سب سے روشن مثال ہیں۔

جب حضرت ابراہیم کو آگ میں پھینکا جا رہا تھا تو ظاہری اسباب ختم ہو چکے تھے۔ نہ کوئی لشکر، نہ کوئی مددگار، نہ بچاؤ کی کوئی صورت۔ مگر اُس وقت بھی آپ کی زبان پر یقین اور توکل تھا۔ یہی کامل اعتماد تھا جس کے نتیجے میں اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے آگ! ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا"۔ اسی طرح جب آپ اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ؟ اور شیر خوار بیٹے حضرت اسماعیل کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ کر آئے تو یہ عمل انسانی عقل سے بالاتر تھا، مگر اللّٰہ پر یقین کامل نے ناممکن کو ممکن بنا دیا اور وہی وادی بعد میں مکّہ معظمہ بن گئی۔ آج مسلمان مایوسی، خوف، معاشی پریشانی اور مستقبل کی بے یقینی کا شکار ہے۔ حضرت ابراہیمؑہمیں سکھاتے ہیں کہ جو شخص اللّٰہ پر بھروسہ کرتا ہے، اللّٰہ اس کے لیے غیب سے راستے پیدا فرما دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم کی زندگی کا سب سے عظیم منظر وہ ہے جب انہیں اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللّٰہ کی راہ میں قربان کرنے کا حکم ملا۔ یہ محض جانور ذبح کرنے کا واقعہ نہیں بلکہ خواہشات، محبتوں اور نفس کی قربانی کا درس ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی کہا: "ابا جان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے وہ کر گزریں، ان شاء اللّٰہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے"۔ یہ باپ اور بیٹے دونوں کی کامل اطاعت تھی۔ اسی اخلاص کی یاد میں قیامت تک قربانی کی سنّت جاری کردی گئی۔ آج قربانی اکثر صرف رسم بن کر رہ گئی ہے، جب کہ اصل مقصد یہ تھا کہ انسان اپنے اندر کے غرور، حرص، حسد، خود غرضی اور گناہوں کو ذبح کرے۔ ابراہیمی قربانی ہمیں یہ شعور دیتی ہے کہ اللّٰہ کے راستے میں ہر محبوب چیز قربان کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی

حضرت ابراہیمؑ نے زندگی بھر آزمائشیں جھیلیں۔ کبھی قوم کی مخالفت، کبھی ہجرت، کبھی آگ، کبھی اولاد کی قربانی! مگر ہر مرحلے میں استقامت اختیار کی۔ آج کا مسلمان معمولی مشکلات میں دین سے دور ہونے لگتا ہے۔ کچھ لوگ معاشرے کے دباؤ سے نماز چھوڑ دیتے ہیں، کچھ دنیاوی مفاد کے لیے حرام و حلال کی تمیز بھلا دیتے ہیں، اور کچھ جدید فکری حملوں کے سامنے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی اعلان کرتی ہے کہ سچا ایمان آزمائش کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ استقامت ہی وہ قوت ہے جو مومن کو دنیا و آخرت میں کامیاب بناتی ہے۔

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے۔ فکری انتشار، اخلاقی زوال، الحاد، دین سے دوری، خاندانی نظام کی تباہی، سوشل میڈیا کی یلغار اور مادہ پرستی نے اُمّت کو کمزور کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں ابراہیمی تعلیمات ایک جامع حل پیش کرتی ہیں:

1-توحید کو مضبوط کیا جائے
اللّٰہ کے ساتھ تعلق مضبوط ہوگا تو دل ہر خوف سے آزاد ہو جائے گا۔
2-قرآن و سنّت کی طرف رجوع کیا جائے
ابراہیمی راستہ وحی کے تابع زندگی گزارنے کا نام ہے۔
3-نوجوانوں کی دینی و اخلاقی تربیت کی جائے
اُمّت کی بقاء نوجوان نسل کے ایمان اور کردار سے وابستہ ہے۔
4-قربانی اور ایثار کا جذبہ پیدا کیا جائے
قومیں صرف نعروں سے نہیں بلکہ قربانیوں سے بنتی ہیں۔
5-اتحاد اور اخلاص کو فروغ دیا جائے
حضرت ابراہیمؑ نے ہمیشہ اُمّت سازی کا پیغام دیا۔

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق

حضرت ابراہیمؑ کی مبارک زندگی دراصل ایمان کی ایک زندہ تفسیر ہے۔ آپ نے دنیا کو سکھایا کہ حق کی راہ میں تنہائی، مخالفت، آزمائش اور قربانی سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ جو شخص اللّٰہ کا ہو جاتا ہے، اللّٰہ پوری کائنات کو اس کا مددگار بنا دیتا ہے۔ آج اُمّتِ مسلمہ کو اگر عزّت، سکون، اتحاد اور کامیابی درکار ہے تو اسے دوبارہ ابراہیمی راستہ اپنانا ہوگا؛ وہ راستہ جو توحید، اخلاص، قربانی، صبر، توکل اور استقامت سے روشن ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلنے، ان کے ایمان و یقین کو اپنانے اور اپنی زندگیوں کو حقیقی معنوں میں ابراہیمی کردار کا آئینہ بنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

''آج کل لوگ حج رب کی رضا کے لئے نہیں بلکہ دنیا میں حاجی کے لقب سے مشہور ہونے کے لئے کرتے ہیں''

قیصر محمود عراقی
موبائل 6291697668

آج میرا مقصود آپ کے سامنے حج کی روح اور اس کے فلسفے کو پیش کرنا ہے جو آج ہماری نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو ہر سال حج اور عمرے کیلئے جاتے ہیں لیکن ان کی زندگیوں میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آتی اور نہ ہی ان کے طرزِ عمل میں کوئی انقلاب واقع ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں حج و عمرے کی اصل روح مفقود ہو چکی ہے۔

قارئین محترم! ہر سال لوگ حج پر جانے کیلئے لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں اور حج کی تربیت حاصل کرتے ہیں، بلکہ یوں دیکھا گیا ہے کہ شوال کے مہینہ سے ہی علاقے کی مساجد میں یا پھر کسی دینی ادارہ میں یا پھر الگ سے کوئی کیمپ لگا کر لوگوں کو حج کی تربیت دی جاتی ہے، حج کرنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط بتائی جاتی ہیں جو احرام حج کے موقع پر ادا کرنے ہیں، لیکن حج پر جانے سے پہلے نیت کیسی ہونی چاہئے؟ معاشرے کے حقوق کیا ہیں؟ آمدنی کے ذرائع کیا ہیں؟ اپنے تمام گذشتہ گناہوں سے توبہ کیا یا نہیں؟ قرض والوں کا قرض ادا کیا یا نہیں؟ کسی کا حق غصب تو نہیں کیا، پانچ وقت نماز کیلئے مسجد میں حاضری لگائی یا نہیں، روزے کا اہتمام کیا یا نہیں، زکوٰۃ خلوص دل کے ساتھ پورا پورا ادا کیا یا نہیں؟ یہ سب نہ تو حج پر جانے والے سے پوچھا جاتا ہے اور نہ ہی بتایا جاتا ہے اور نہ ہی سکھایا جاتا ہے، بس وہاں جا کر یہ کرنا ہے، وہ کرنا ہے، ایسا کرنا ہے، ویسا کرنا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی مسلمانوں کی اکثریت حج کے معنی و مفہوم اور غرض وغایت ہی سے ناواقف ہوتی ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں حاجیوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہونے کے باوجود بہتر ثمرات نظر نہیں آتے، کیوں؟ اس لئے کہ حج پر جانے سے پہلے تربیت کا اہتمام تو کرتے ہیں لیکن حج سے واپسی پر تربیت ہونے کے بعد بھی تربیت سے خالی اعمال فرد اور معاشرے پر اثرات مرتب نہیں کرتے۔ کہاں حج کے موقع پر لبیک الّٰھم لبیک مگر واپسی پر پھر وہی عصبیت کی طرف لبیک کہنا، ذات برادری کو اسلام سے بڑھ کر اہمیت دینا، اسلامی روایات کے بجائے خاندانی روایات کو ترجیح دینا، سود کی حامی اور اسلام مخالف جماعتوں کو قوت فراہم کرنا اور پھر ہر سال حج کر کے اپنے نام کے ساتھ ''حاجی'' یا ''الحاج'' کا دم چھلا لگا کر فخر محسوس کرنا اور پھر کہنا کہ ملک میں بدامنی بڑھ گئی ہے۔

آج ہم صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں، اعمال اور ایمان ہمارے اندر سے نکل گئی ہیں، حقیقی ایمانی روح سے خالی عبادات نے مسلمانوں کو کمزور کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسائل میں کمی کے بجائے مسلمانوں کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ ہم مسلمانوں نے اسلام کو مسلکی اور فروعی بنیادوں پر تقسیم کر دیا ہے۔ پہلے ہم مسلکی، پھر ذات برادری اور پھر کہیں جا کر مسلمان ہیں، حلئے کا نام اسلام رکھ دیا گیا ہے، ہم نے اسلام کو ٹخنوں اور داڑھی کی لمبائی کے اندر بند کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور پھر کیوں دعائیں قبول ہوں؟ گھر سے دو قدم پر مسجد ہے لیکن نماز سے غافل اور دولت ہاتھ آ گئی تو سیدھے حج کیلئے نکل پڑے۔ نہ پڑوسی کا خیال، نہ رشتہ داروں کی پرواہ کہ وہ بھوکے تو نہیں ہیں اور جناب عمرے پر عمرے اور حج پر حج کئے جا رہے ہیں۔ غریب لڑکیاں شادی کی عمر کو پہنچ گئی ہیں، ان کے والدین اس قابل نہیں کہ اپنی بیٹی کی دلہن بنا کر رخصت کر سکیں یہ سب دیکھتے ہوئے بھی شہر کا امیر حج کا ارادہ کرتا ہے اور لوگوں کا ایک قافلہ لیکر ڈھول اور تاشہ بجا کر گلے میں پھولوں کا ہار ڈال کر حج کیلئے نکل پڑتا ہے لیکن غریب بچیوں کی شادی دے کر اسے رخصت کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔

الغرض کہنے کا حاصل یہ ہے کہ آج بھی برصغیر سے بے شمار مسلمان حج کرنے جاتے ہیں لیکن حج کو ایک رسم سمجھ کر جاتے ہیں عبادت سمجھ کر نہیں۔ میں یہ ایسا اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نے اکثر مولویوں کی زبانی بارہاں یہ بیان سنا ہے کہ حج کرنے کے بعد بندہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ جیسے کوئی بچہ ابھی پیدا ہوا ہو۔ لیکن جہاں تک میں نے مشاہدہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ حج پر جانے سے پہلے بھی سود چلاتے تھے اور حج سے آنے کے بعد بھی سودی کاروبار جاری وساری ہے، حج کرنے سے پہلے اپنے ہی بھائی اور بہن کا حق مار بیٹھے تھے اور حج سے آنے کے بعد بھی بھائی بہن اور دوسروں کی جائیداد پر نظر ہے، حج پر جانے سے پہلے بھی بندہ قرضدار تھا اور حج سے آنے کے بعد بھی قرض ادا کرنے کی نیت نہیں ہے۔ یعنی جو برائی، جو خامی اور جو خصلت بد حج پر جانے سے پہلے تھی وہی عادت واطوار حج سے آنے کے بعد بھی ہے۔ اگر کچھ بدلتا ہے ان حج کرنے والوں کی زندگی میں تو وہ یہ کہ حج سے آنے کے بعد ان کے نام کے آگے یا پیچھے حاجی کا دم چھلا لگ جاتا ہے۔

قارئین حضرات! اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو خدارا میری اصلاح کریں گے۔ میں نے برصغیر سے حج پر جانے والوں کو دیکھا ہے کہ وہ بیت اللہ جانے سے پہلے اپنے اپنے علاقے کے بزرگوں کے آستانے اور مزاروں پر حاضری دیتے ہیں، یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے کہ تین مقدس مقامات ہیں مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ جس کی نیت زائرین کر سکتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور مقامات کی نہیں، لیکن یہاں تو ولیوں کی چوکھٹ سر جھکانا حج سے بھی زیادہ ضروری سمجھتے ہیں۔ کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جو مسلک چادر اوڑھے ہوئے وہاں پہنچ کر بھی اپنے ہی طرز پر حج کا فریضہ انجام دیتے ہیں، کچھ لوگ وہاں مقیم ہوٹلوں میں فرض نماز ادا کرینگے لیکن مسجد حرام اور مسجد نبوی میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے سے گریز کرینگے کیونکہ وہاں کا امام ایک دوسرے مسلک کا ہے، شاید جن کے پیچھے ان ناعاقبت اندیش لوگوں کی نماز نہیں ہوتی۔ دوسرے بات یہ کہ حاجی نام کا دم چھلا لگانا، یہ بات بھی میری سمجھ سے پرے ہے کیونکہ حضرت محمد ﷺ نے اپنی زندگی میں ایک بار حج کیا لیکن آج تک میں نے کسی بھی مکتب فکر کی کتابوں میں نہ تو پڑھا اور نہ ہی کسی بھی مکتب فکر کے مولویوں اور مفتیوں سے سنا کہ کسی نے لکھا ہو یا کہا ہو حاجی محمد ﷺ۔ اسی طرح کسی کی بھی زبانی نہیں سنا کہ کسی نے بھی ان عظیم ہستیوں کو حاجی ابوبکرؓ، حاجی عمرؓ، حاجی عثمانؓ، حاجی علیؓ، حاجی ابوہریرہؓ، حاجی انس بن مالکؓ، حاجی عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حاجی خالد بن ولیدؓ، حاجی ابوذر غفاریؓ، حاجی سلمان فارسیؓ، حاجی امام حسنؓ، حاجی امام حسینؓ، حاجی امام باقرؒ، حاجی امام جعفرؒ، حاجی زین العابدینؒ، حاجی عبدالقادر جیلانیؒ، حاجی معین الدین چشتیؒ کہا، یہاں تک کہ دیوبند والوں نے کبھی اشرف علی تھانوی کو حاجی اشرف علی تھانویؒ نہیں کہا اور نہ ہی بریلی والوں نے کبھی امام احمد رضاؒ کو حاجی امام احمد رضاؒ کہا، جب کہ ان تمام صحابہ کرامؓ، بزرگان دین اور اولیاء کرام نے حج کا فریضہ انجام دیا، تو پھر کیا تک ہے کہ برصغیر سے جانے والے بیشتر لوگ حج سے آنے کے بعد اپنے نام کے آگے یا پیچھے حاجی کا دم چھلا لگانا کیوں ضروری سمجھتے ہیں۔

قارئین محترم! اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حج عبادت سمجھ کر نہیں کیا جاتا، ایک فرض سمجھ کر نہیں کیا جاتا، رب کی خوشنودی اور رضا کیلئے نہیں کیا جاتا بلکہ دنیا بھر کے لوگوں میں حاجی کے لقب سے مشہور ہونے کیلئے کیا جاتا ہے۔ ذرا سوچیں! ایک شخص دن بھر میں پانچ وقت نماز پڑھتا ہے لیکن کبھی بھی اپنے نام کے آگے یا پیچھے نمازی نہیں لگاتا، ایک شخص ہفتہ میں دو روز نیاز فاتحہ کرواتا ہے لیکن کبھی بھی اپنے نام کے آگے یا پیچھے نیازی نہیں لگاتا تو پھر آخر کیا وجہ ہے کہ زندگی میں ایک بار حج کر کے آنے والا اپنے نام کے آگے یا پیچھے حاجی کا دم چھلا لگاتا ہے۔ عام مسلمان کی بات تو الگ ہے، چلئے تھوڑی دیر کیلئے مان لیتے ہیں کہ ایک عام مسلمان اپنا رقم خرچ کر کے حج کرتا ہے اس لئے حاجی کہلانا پسند کرتا ہے لیکن مولوی حضرات جو مسجد کے امیر کبیر لوگوں سے تعلقات قائم کرتے ہیں تاکہ وہ انہیں حج پر بھیجیں اور ایسا کئی جگہ دیکھا بھی گیا ہے کہ زیادہ تر مولوی حضرات اکثر اپنی قلیل تنخواہ کا رونا روتے ہیں اور اس امید پر پڑے رہتے ہیں کہ کوئی امیر وقت ہمیں بھی حج بدل کیلئے یا پھر حج کیلئے بھیج دے اور جب ایسا کوئی مرغا انہیں مل جاتا ہے تو یہ حج پر نکل پڑتے ہیں۔ کبھی یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ حج پر بھیجنے والا نماز بھی پڑھتا ہے یا نہیں، آمدنی اس کی حلال کی ہے یا نہیں، اس نے کسی کا حق تو نہیں مارا ہے، وہ زانی اور شرابی اور سودخور تو نہیں ہے، بس انہوں نے بھیجا اور یہ نکل پڑے اور حج سے آنے کے بعد عام لوگ حاجی کا دم چھلا لگاتے ہیں اور یہ مولوی حضرات ''الحاج'' کا دم چھلا لگاتے ہیں۔

بہرحال حج ایک عبادت ہے جو کہ صاحب استطاعت پر فرض ہے، لہٰذا حج پر جانے سے پہلے صرف حج کیسے کی جاتی ہے اس کی تربیت لینا کافی نہیں ہے بلکہ اپنے اندر سے ان تمام مذکورہ باتوں کو بھی نکال پھینکنا ہوگا تبھی اللہ کی بارگاہ میں آپ کی حج قبول ہوگی، ورنہ حاجی صاحب تو آپ دنیا میں کہلائینگے ضرور لیکن آخرت میں کوئی اجر نہیں ملنے والا۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو خالص نیت سے اور نیک دل سے حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بھوج شالہ-کمال مولا مسجد فیصلہ اور ہندوستان کے سیکولر تشخص پر سوالات

یوسف شمسی
رابطہ 9162216560

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کی اندور بنچ کی جانب سے بھوج شالہ-کمال مولا مسجد تنازع پر سنایا گیا حالیہ فیصلہ نہ صرف ایک عدالتی حکم ہے بلکہ ہندوستان کی مذہبی، تاریخی اور سماجی سیاست میں ایک نئے باب کا آغاز بھی محسوس ہوتا ہے۔ عدالت نے اپنے تفصیلی فیصلے میں بھوج شالہ کو دیوی واگدیوی یعنی سرسوتی کا مندر قرار دیتے ہوئے 2003 میں آثارِ قدیمہ سروے آف انڈیا (ASI) کی جانب سے جاری اس انتظامی حکم کو بھی منسوخ کر دیا، جس کے تحت جمعہ کے دن مسلمانوں کو نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس فیصلے نے ایک بار پھر ملک میں مذہبی مقامات، تاریخی دعووں اور عدالتی تشریحات پر بحث کو تیز کر دیا ہے۔ بھوج شالہ مدھیہ پردیش کے تاریخی شہر دھار میں واقع ایک قدیم مقام ہے، جسے ہندو فریق صدیوں سے دیوی سرسوتی کا مندر اور علم و ادب کا مرکز قرار دیتا رہا ہے، جبکہ مسلم فریق اسے کمال مولا مسجد کے نام سے جانتا اور وہاں عبادت کا حق مانگتا آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مقام کئی دہائیوں سے تنازع کا مرکز بنا ہوا تھا۔ عدالت کے حالیہ فیصلے نے اس تنازع کو ایک نئے مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔

ہائی کورٹ کی دو رکنی بنچ، جس میں جسٹس وجے کمار شکلا اور جسٹس آلوک آواستھی شامل تھے، نے اپنے فیصلے میں آثارِ قدیمہ کے شواہد، تاریخی دستاویزات اور اے ایس آئی کی سائنسی سروے رپورٹ کا تفصیلی جائزہ لیا۔ عدالت نے کہا کہ دستیاب شواہد اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ بھوج شالہ دراصل ایک قدیم ہندو عبادت گاہ تھی۔ عدالت نے اے ایس آئی کی رپورٹ کو معتبر مانتے ہوئے کہا کہ موجودہ ڈھانچے میں قدیم مندر طرزِ تعمیر کے آثار نمایاں طور پر موجود ہیں۔ یہاں یہ سوال بھی اہم ہے کہ آخر عدالت نے 2003 کے اس انتظامی بندوبست کو کیوں منسوخ کیا، جو برسوں سے نافذ تھا۔ دراصل اے ایس آئی نے اس وقت ایک درمیانی راستہ اختیار کرتے ہوئے منگل کے دن ہندوؤں کو پوجا اور جمعہ کے دن محدود وقت کے لیے مسلمانوں کو نماز کی اجازت دی تھی۔ کئی برسوں تک یہی انتظام چلتا رہا، لیکن وقت کے ساتھ تنازع شدت اختیار کرتا گیا، خاص طور پر اس وقت جب بسنت پنچمی اور جمعہ ایک ہی دن آتے تھے۔ عدالت نے اب اس مشترکہ بندوبست کو قانونی بنیادوں پر غیر مؤثر قرار دے دیا۔

مارچ 2024 میں عدالت نے اے ایس آئی کو بھوج شالہ کمپلیکس کا سائنسی سروے کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس سروے میں جدید تکنیکوں جیسے گراؤنڈ پینیٹریٹنگ ریڈار، کھدائی، ستونوں اور تعمیراتی ڈھانچوں کے تجزیے کا استعمال کیا گیا۔ تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ کمپلیکس کے اندر کئی ایسے آثار موجود ہیں جو قدیم مندر کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگرچہ مسلم فریق نے اس رپورٹ کو جانبدار قرار دیا، مگر عدالت نے مجموعی شواہد کی بنیاد پر اسے اہم اور قابلِ اعتماد مانا۔ مزید یہ کہ بھوج شالہ تنازع صرف ایک عبادت گاہ کا مسئلہ نہیں بلکہ ہندوستان کی تاریخی یادداشت، تہذیبی شناخت اور سیاسی ماحول سے بھی گہرے طور پر جڑا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مقدمے کی سماعت اور اس پر آنے والے فیصلے کو ملک بھر میں غیر معمولی توجہ حاصل رہی۔ عدالت کے فیصلے کے بعد سوشل میڈیا سے لے کر سیاسی حلقوں تک مختلف تبصرے دیکھنے کو ملے، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ مذہبی مقامات سے متعلق معاملات آج بھی ہندوستانی سماج میں انتہائی حساس حیثیت رکھتے ہیں۔

بھوج شالہ کی تاریخی اہمیت پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسے راجا بھوج کے دور سے جوڑا جاتا ہے، جو علم، ادب اور فنونِ لطیفہ کے سرپرست حکمران سمجھے جاتے ہیں۔ تاریخی روایتوں کے مطابق اس مقام کو سنسکرت تعلیم اور علمی سرگرمیوں کا مرکز مانا جاتا تھا۔ بعض مؤرخین کے مطابق یہاں دیوی سرسوتی کی پوجا کی جاتی تھی اور طلبہ و علماء علم حاصل کرنے کے لیے یہاں آتے تھے۔ یہی پس منظر ہندو فریق کے دعوے کو تقویت دیتا ہے کہ بھوج شالہ محض ایک عبادت گاہ نہیں بلکہ ہندوستان کی قدیم علمی روایت کی علامت بھی ہے۔ دوسری جانب مسلم فریق کا موقف بھی اپنی جگہ اہم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کمال مولا مسجد صدیوں سے مسلمانوں کی عبادت گاہ رہی ہے اور وہاں نماز ادا کی جاتی رہی ہے۔ مسلم تنظیموں کا مؤقف ہے کہ تاریخی عمارتوں کی شناخت کا تعین صرف آثارِ قدیمہ کی بعض علامتوں کی بنیاد پر نہیں کیا جاسکتا بلکہ مسلسل مذہبی استعمال اور تاریخی روایت کو بھی اہمیت دی جانی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ عدالت کے فیصلے کے بعد مسلم حلقوں میں یہ احساس پایا جا رہا ہے کہ ان کے مذہبی حقوق متاثر ہوئے ہیں۔

قانونی ماہرین اس فیصلے کو کئی زاویوں سے دیکھ رہے ہیں۔ بعض کے مطابق عدالت نے آثارِ قدیمہ کے شواہد کو بنیاد بنا کر ایک مضبوط قانونی مؤقف اختیار کیا ہے، جبکہ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ ایسے معاملات میں صرف تاریخی ڈھانچے ہی نہیں بلکہ سماجی اثرات کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہندوستانی عدالتی تاریخ میں مذہبی مقامات سے متعلق مقدمات ہمیشہ نہایت حساس رہے ہیں، کیونکہ ان کا تعلق صرف قانون سے نہیں بلکہ عوامی جذبات اور مذہبی عقیدت سے بھی ہوتا ہے۔ اس فیصلے کے بعد ایک نئی بحث یہ بھی شروع ہوگئی ہے کہ آیا مستقبل میں دیگر تاریخی مقامات پر بھی اسی نوعیت کے دعوے سامنے آسکتے ہیں۔ ملک میں پہلے ہی کئی ایسے مقامات موجود ہیں جہاں مختلف مذہبی گروہوں کے درمیان تاریخی دعوے پائے جاتے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر اس نوعیت کے مقدمات میں اضافہ ہوا تو عدالتوں پر دباؤ بھی بڑھے گا اور سماجی فضا پر بھی اس کے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔

بھوج شالہ معاملے میں اے ایس آئی کا کردار بھی خاصی بحث کا موضوع رہا۔ آثارِ قدیمہ سروے آف انڈیا ایک سرکاری ادارہ ہے جس کی ذمہ داری تاریخی ورثے کی حفاظت اور تحقیق کرنا ہے۔ اس ادارے کی رپورٹ کو عدالت نے کافی اہمیت دی، تاہم مخالف فریق نے اس کی غیر جانبداری پر سوالات بھی اٹھائے۔ ہندوستان میں ماضی میں بھی کئی بار آثارِ قدیمہ کی رپورٹس سیاسی اور مذہبی بحث کا حصہ بنتی رہی ہیں۔ اس لیے یہ معاملہ صرف عدالت تک محدود نہیں بلکہ علمی و فکری حلقوں میں بھی زیرِ بحث رہے گا۔

اس پورے تنازع کا ایک پہلو ہندوستانی سیاست سے بھی جڑا ہوا ہے۔ مذہبی مقامات سے متعلق مقدمات اکثر سیاسی ماحول کو متاثر کرتے ہیں اور مختلف سیاسی جماعتیں اپنے اپنے نظریات کے مطابق ان پر ردِعمل ظاہر کرتی ہیں۔ بعض جماعتیں ایسے فیصلوں کو تاریخی انصاف قرار دیتی ہیں، جبکہ دوسری جماعتیں اسے ملک کی سیکولر روح کے لیے خطرہ تصور کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھوج شالہ فیصلہ بھی محض عدالتی دائرے تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کے سیاسی اثرات بھی نمایاں طور پر محسوس کیے جا رہے ہیں۔ یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ ہندوستان کا آئین تمام مذاہب کے ماننے والوں کو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ ایسے میں عدالتوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نہ صرف قانونی اصولوں کو مدنظر رکھیں بلکہ سماجی توازن اور قومی یکجہتی کو بھی نقصان نہ پہنچنے دیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جو اس طرح کے مقدمات کو انتہائی پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ بھوج شالہ کے فیصلے کے بعد انتظامیہ کی جانب سے سیکیورٹی کے سخت انتظامات اس بات کی علامت ہیں کہ حکومت بھی اس معاملے کی حساسیت سے پوری طرح واقف ہے۔ دھار اور اطراف کے علاقوں میں اضافی پولیس فورس کی تعیناتی اور نگرانی بڑھانے کا مقصد یہی تھا کہ کسی بھی قسم کی کشیدگی یا ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔ یہ اقدام اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مذہبی تنازعات صرف عدالتوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ ان کے سماجی اثرات بھی فوری طور پر سامنے آسکتے ہیں۔

عدالتوں کے فیصلے اپنی جگہ اہم ہوتے ہیں، لیکن قوموں کی اصل ترقی باہمی اعتماد، رواداری اور انصاف کے فروغ سے ہی ممکن ہوتی ہے۔ بھوج شالہ فیصلہ یقیناً ہندوستانی عدالتی تاریخ کا ایک اہم باب بن چکا ہے، مگر اس کے ساتھ یہ سوال بھی باقی ہے کہ کیا ملک اس حساس مرحلے میں اپنے سماجی توازن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھ پائے گا یا نہیں۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ کسی بھی جمہوری معاشرے کی اصل طاقت صرف اس کے قوانین میں نہیں بلکہ اس کے عوام کے رویوں، برداشت اور باہمی احترام میں ہوتی ہے۔ اگر اختلافات کے باوجود سماجی ہم آہنگی برقرار رہے تو بڑے سے بڑا تنازع بھی پرامن انداز میں حل ہوسکتا ہے۔ بھوج شالہ فیصلہ ایک اہم قانونی موڑ ضرور ہے، مگر اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان اپنے تنوع، کثرت اور مشترکہ تہذیبی ورثے کو کس طرح محفوظ رکھتا ہے۔ یہی وہ امتحان ہے جو آنے والے وقت میں ملک کی سماجی اور جمہوری طاقت کا اصل پیمانہ ثابت ہوگا۔

ریونت ریڈی اور بھٹی وکرمارکا کی کیرالا میں تقریب حلف برداری میں شرکت

راہول گاندھی اور کانگریس چیف منسٹر سے ملاقات، راہول گاندھی کے وزیراعظم بننے کا یقین

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی اور ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا نے آج کیرالا کے نئے چیف منسٹر وی ڈی ستیشن کی حلف برداری تقریب میں شرکت کی۔ تقریب میں صدر اے آئی سی سی ملکارجن کھرگے، لوک سبھا میں قائد اپوزیشن راہول گاندھی، جنرل سکریٹری اے آئی سی سی پرینکا گاندھی، چیف منسٹر کرناٹک سدارامیا، ڈپٹی چیف منسٹر ڈی کے شیوکمار، چیف منسٹر ہماچل پردیش سکھویندر سنگھ سکو اور چھتیس گڑھ کے سابق چیف منسٹر بھوپیش بھگیل اور دوسروں نے شرکت کی۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے سوشیل میڈیا پلیٹ فارم پر راہول گاندھی اور دیگر ریاستوں کے چیف منسٹرس کے ساتھ اپنی تصاویر سوشیل میڈیا میں وائرل کرتے ہوئے دوستوں کے یکجا ہونے اور ملاقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ راہول گاندھی ایک دن ہندوستان کے وزیراعظم ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ساتھیوں اور دوستوں کی ایک یادگار ملاقات کیرالا میں ہوئی اور ہر کسینے امید اور نئے جذبہ کو دیکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح کے جذبہ کے ساتھ ملک میں عوام کی خدمت جاری رہے گی۔ واضح رہے کہ کیرالا اسمبلی انتخابات کی کانگریس مہم میں ریونت ریڈی نے اہم رول ادا کیا اور ان کی کامیاب حکمت عملی کے نتیجہ میں کانگریس کے اقتدار کا ہائی کمان نے اعتراف کیا ہے۔ چیف منسٹر نے کیرالا میں انتخابی مہم کی نگرانی کی اور سرکردہ قائدین کے جلسوں اور ریالیوس کے پروگراموں کو قطعیت دی تھی۔

تلنگانہ کے نائب وزیراعلیٰ سوچھ بھارت مشن میٹنگ میں شرکت کے لیے دہلی روانہ ہوئے۔

حیدرآباد: تلنگانہ کے ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا منگل 19 مئی کو نئی دہلی روانہ ہوئے تاکہ مرکزی حکومت کی جانب سے منعقد کئے جارہے سوچھ بھارت مشن پر ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں شرکت کریں۔ وگیان بھون میں منعقد ہونے والی اس اہم میٹنگ کی صدارت مرکزی وزیر کریں گے اور مختلف ریاستوں سے میونسپل انتظامیہ اور شہری ترقی کے محکموں کو سنبھالنے والے وزراء شرکت کریں گے۔ چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے بھٹی وکرمارکا کو میٹنگ میں تلنگانہ حکومت کی نمائندگی کے لیے نامزد کیا ہے اور مرکز کو پہلے ہی اس فیصلے سے باضابطہ طور پر آگاہ کردیا گیا ہے۔ بھٹی وکرمارکا، سینئر ریاستی عہدیداروں کی ایک ٹیم کے ساتھ منگل کی صبح شمس آباد کے راجیو گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے سے دہلی کے لیے روانہ ہوئے۔ سوچھ بھارت مشن میٹنگ میں شرکت کرنے والے تلنگانہ کے وفد میں اسپیشل چیف سکریٹری برائے آئی ٹی اینڈ انڈسٹریز جیش رنجن، میونسپل ایڈمنسٹریشن کے پرنسپل سکریٹری ایم دانا کشور، کمشنر اور ڈائرکٹر میونسپل ایڈمنسٹریشن آر وی کرنان کے علاوہ دیگر شامل ہیں۔ عہدیداروں کی جانب سے میٹنگ کے دوران مرکز کے سامنے تلنگانہ سے متعلق کئی مسائل اٹھانے کی توقع ہے۔ نائب وزیراعلیٰ دہلی میں دو دن قیام کرنے والے ہیں اور اس دورے کے ایک حصے کے طور پر وہ اہم مرکزی وزراء ؛ کے ساتھ سلسلہ وار ملاقاتیں بھی کریں گے۔ حکام کے مطابق بھٹی وکرمارکا کی مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن، مرکزی وزیر توانائی منوہر لال کھٹر اور مرکزی وزیر کوئلہ جی کشن ریڈی سے ملاقات متوقع ہے۔ امکان ہے کہ بات چیت میں تلنگانہ کی وجہ سے مرکزی فنڈز سے متعلق زیرالتوا مسائل کے ساتھ ساتھ بجلی اور کوئلہ کے شعبوں سے متعلق معاملات پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ ریاستی مالیات، منصوبہ بندی اور توانائی کے محکموں کے سینئر افسران بشمول فنانس سکریٹری سندیپ کمار سلطانیہ، منصوبہ بندی کے سکریٹری گورو اپل، توانائی کے اسپیشل چیف سکریٹری نوین متل، اور سنگاریڈی کے سی ایم ڈی این بلرام بھی مرکزی وزراء ؛ کے ساتھ میٹنگوں میں شرکت کے لیے دہلی جارہے ہیں۔

تلنگانہ نے ریاست گیر موک ڈرل کے ساتھ تباہی کے ردعمل کو جانچنا ہے۔

حیدرآباد: مانسون کا موسم قریب آنے کے ساتھ، تلنگانہ نے 18 مئی بروز پیر کو اپنی آفات سے نمٹنے کی تیاری کی مشینری کو مکمل طور پر نمائش کے لیے پیش کیا، کیونکہ ریاست نے متعدد مقامات پر بڑے پیمانے پر فرضی مشقیں کیں، جس میں سیلاب، جنگلات میں لگنے والی آگ، اور صنعتی حادثات سے نمٹنے کے لیے ہنگامی ریسپانس ٹیموں کی تیاری کی جانچ کی گئی۔ ریاستی ریونیو، ہاؤسنگ، اور اطلاعات وتعلقات عامہ کے وزیر پونگولیٹی سرینواس ریڈی نے حیدرآباد میں نیکلیس روڈ پر واقع ایچ ایم ڈی اے گراؤنڈ میں منعقدہ ایک بڑے فلڈ موک ڈرل کا معائنہ کیا، اس کے ساتھ کئی محکموں کے سینئر افسران بھی تھے۔ بعد ازاں انہوں نے نیکلس روڈ بوٹنگ کلب کا دورہ کیا اور پانی پر بچاؤ کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ شہریوں کے جان و مال کا تحفظ حکومت کا اولین فرض ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ کسی بھی آفت کے بعد پہلا گھنٹہ سب سے اہم ونڈو ہے، اور اس سنہری گھڑی کے دوران کیے گئے اقدامات کا مطلب زندگی اور موت کے درمیان فرق ہو سکتا ہے۔ وزیر نے 1908 کے تباہ کن حیدرآباد سیلاب اور حالیہ گوداوری-کرشنا سیلاب کا حوالہ دیتے ہوئے تاریخ سے سبق حاصل کیا، تاکہ اس بات کو اجاگر کیا جا سکے کہ آفات سے نمٹنے کی تیاری ناکافی ہونے پر کیا غلط ہو سکتا ہے۔ انہوں نے شہری علاقوں میں آگ کے حادثات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور جنگلات میں لگنے والی آگ سے ہونے والی تباہی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان خطرات سے نمٹنے کے لیے مسلسل چوکسی اور جدید انفراسٹرکچر پر زور دیا۔ پونگولیٹی سرینواس ریڈی نے کہا کہ تلنگانہ ایک مضبوط اور زیادہ موثر ریاستی سطح کے میکانزم کی تعمیر کے لیے پوری دنیا میں اپنائے گئے ڈیزاسٹر رسپانس سسٹم کا مطالعہ کر رہا ہے۔ انہوں نے میڈیا تنظیموں اور سوشل میڈیا صارفین پر زور دیا کہ وہ ہنگامی حالات کے دوران صرف تصدیق شدہ اور ذمہ دارانہ معلومات شیئر کریں، تاکہ عوام میں غیر ضروری خوف و ہراس پھیلنے سے بچ سکے۔ مشق کے دوران، خصوصی ٹیموں نے انفلٹیبل لائف بوٹس، سیلاب میں پھنسے افراد کے لیے پانی سے بچاؤ کی تکنیکوں، ہنگامی انخلاء ؛ کے طریقہ کار، اور مربوط کثیر ایجنسی آپریشنز کا مظاہرہ کیا۔ مشقوں کو حقیقت پسندانہ منظرناموں میں بین ڈپارٹمنٹل کوآرڈینیشن اور ردعمل کے اوقات کو جانچنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ وزیر نے اتنے بڑے پیمانے پر مشقیں کرنے کے لیے نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس، اسٹیٹ ڈیزاسٹر ریسپانس فورس، ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور ضلعی سطح کے افسران کی کارکردگی کی ستائش کی۔ انہوں نے شہریوں کو یقین دلایا کہ خطرے کی گھنٹی کی کوئی وجہ نہیں ہے، یہ واضح کرتے ہوئے کہ یہ منصوبہ بند تیاری کی مشقیں تھیں نہ کہ کسی حقیقی ہنگامی صورت حال کا ردعمل۔

تلنگانہ حکومت نے ظہیرآباد میں ایس آئی ایچ ایم کے لیے 5 کروڑ روپے کے فروغ کا منصوبہ بنایا ہے۔

حیدرآباد: سیاحت، ثقافت اور ایکسائز کے وزیر جوپلی کرشنا راؤ نے پیر کو کہا کہ ریاستی حکومت ظہیرآباد میں اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ہاسپٹلیٹی مینجمنٹ (SIHM) کی سابقہ؟؟ شان کو بحال کرنے کے لیے پابند عہد ہے اور اس ادارے کو مضبوط بنانے کے لیے 5 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ SIHM میں 'پرجا پالانا – پرگتھی پرانالیکا' پروگرام کے تحت منعقدہ سیاحتی ہفتہ کی تقریبات میں شرکت کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ کو کارپوریٹ سطح کے مہمان نوازی کے تربیتی مراکز کے برابر تیار کیا جائے گا تاکہ طلباء کے لیے کیریئر کے بہتر مواقع پیدا ہوں۔ انہوں نے ایس سی کارپوریشن کے تعاون سے شروع کیے گئے نئے متعارف کرائے گئے بیکری اور کنفیکشنری کورسز کا افتتاح کیا۔ انہوں نے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہاسپٹلیٹی مینجمنٹ (NITHM) میں موجودہ تعلیمی سال کے لیے BBA اور MBA کورسز کے داخلوں کا آغاز بھی کیا اور محکمہ سیاحت کی جانب سے تیار کردہ 'ٹورسٹ گائیڈ' پوسٹر کی نقاب کشائی کی۔ کرشنا راؤ نے کہا کہ SIHM کئی سالوں سے غیر فعال رہا اور اس کے احیاء ؛ پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ کا قیام دیہی نوجوانوں بالخصوص ایس سی، ایس ٹی اور بی سی کمیونٹیز کے طلباء ؛ کو پیشہ ورانہ مہمان نوازی کی مہارتوں اور خود روزگار کے مواقع سے آراستہ کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ سیاحت اور مہمان نوازی کے شعبوں نے روزگار کے وسیع مواقع فراہم کیے ہیں، وزیر نے طلباء ؛ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی بات چیت اور غیر ملکی زبان کی مہارت کو بہتر بنائیں تاکہ وہ عالمی جاب مارکیٹ میں مسابقتی رہیں۔

تلنگانہ نے براہ راست بھرتی کی ملازمتوں کے لیے عمر کی بالائی حد میں 10 سال کا اضافہ کیا ہے۔

حیدرآباد: تلنگانہ حکومت نے براہ راست بھرتی کی ملازمتوں کے لیے ایک سال کی مدت کے لیے عمر کی بالائی حد میں 10 سال کا اضافہ کیا ہے۔ ریاستی حکومت نے عمر کی بالائی حد کو بڑھاتے ہوئے ایک سرکاری حکم (G.O.) نمبر 86 جاری کیا۔ اس کے ساتھ ہی عمر کی بالائی حد 34 سال سے بڑھا کر 44 سال کردی گئی ہے۔ حکومت نے 8 فروری 2024 کو جی او نمبر 30 جاری کیا، جس میں تلنگانہ اسٹیٹ اور ماتحت سروس رولز، 1996 میں براہ راست بھرتیوں کے ذریعے تقرری کے لیے مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں دو سال کے لیے 10 سال کے علاوہ دو سال کا اضافہ کیا گیا۔ اس سے عمر کی بالائی حد 46 سال ہوگئی تھی۔ تاہم، فروری 2026 میں G.O کے ختم ہونے کے ساتھ، براہ راست بھرتی کے لیے بنیادی اوپری عمر کی حد کو 34 سال کردیا گیا۔ تازہ ترین G.O کا کہنا ہے کہ بے روزگار نوجوانوں کی طرف سے متعدد نمائندگیں موصول ہوئی ہیں، براہ راست بھرتی کے لیے عمر کی بالائی حد میں نرمی پر غور کرنے کے لیے تاکہ زیادہ سے زیادہ بے روزگار نوجوانوں کو بھرتی کے عمل میں مقابلہ کرنے کا اہل بنایا جاسکے۔ "معاملے کا بغور جائزہ لینے کے بعد، حکومت نے ریاست میں ریکروٹنگ ایجنسیوں کے ذریعہ مطلع ہونے والی پوسٹوں کے مختلف زمروں میں براہ راست بھرتیوں کے لئے ایک (1) سال کی مدت کے لئے یکساں خدمات کے علاوہ عمر کی بالائی حد کو دس (10) سال یعنی 34 سال سے بڑھا کر 44 سال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تلنگانہ راکھشنا سینا (ٹی آر ایس) کے لیڈر کے کویتا نے مطالبہ کیا تھا کہ ریاستی حکومت ریاستی پبلک سرویس کمیشن کے ذریعے بھرتیوں کے لیے 2024 میں اعلان کردہ 10 سال کی عمر میں چھوٹ کو نافذ کرے۔ انہوں نے پبلک سروس کمیشن کی طرف سے آلودگی کنٹرول بورڈ میں اسسٹنٹ سائنٹسٹ کی 20 آسامیوں کو 18-34 سال کی عمر کی اہلیت کے ساتھ بھرنے کے لیے جاری کردہ نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کویتا نے انتباہ دیا تھا کہ اگر حکومت 20 اپریل کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے اور 2024 میں جاری کردہ جی او 30 کو بغیر کسی پابندی کے نافذ کرنے میں ناکام رہتی ہے تو وہ بڑے پیمانے پر تحریک شروع کریں گے۔ سابق رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ کانگریس نے اپنے انتخابی منشور میں دو ماہ کے اندر دو لاکھ نوکریاں بھرنے کا وعدہ کرنے کے بعد بے روزگار لوگوں کے ووٹوں سے اقتدار میں آیا تھا، لیکن اقتدار میں آنے کے بعد اس نے نوکریوں کے نوٹیفکیشن جاری کرنے کو مکمل طور پر فراموش کردیا۔ انہوں نے کہا کہ 8 فروری 2024 کو حکومت نے G.O.30 جاری کیا، جس میں پچھلی حکومت کی طرف سے دی گئی 10 سال کی عمر کی چھوٹ میں مزید دو سال کی توسیع کی گئی، اس طرح بے روزگاروں کو فائدہ پہنچانے کی تصویر پیش کی گئی۔ یہ شرط رکھی گئی تھی کہ یہ نرمی دو سال تک نافذ رہے گی۔ نتیجتاً، ملازمت کی اہلیت کے لیے عمر کی بالائی حد 44 سے بڑھا کر 46 سال کر دی گئی۔ تاہم، اس کے بعد سے ڈھائی سال گزرنے کے باوجود، ایک بھی نوکری کا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا، انہوں نے الزام لگایا۔

پٹرولیم کی قیمت میں اضافہ، دنیا میں لوکل ٹرین کے استعمال کو ترجیح چین میں 68 اور ہندوستان میں 57 فیصد افراد کی ترجیح، روڈ ٹرانسپورٹ کے مقابلے ٹرین کے سفر میں بچت

حیدرآباد۔ ٹرانسپورٹ نظام کو بہتر بنانے کے لئے ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی اہم ممالک میں میٹرو ٹرین اور مقامی سطح پر دیگر ٹرین سرویسیس کے آغاز کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ گزشتہ دو برسوں کے دوران دنیا کے اہم ممالک میں لوکل ٹرین کے استعمال کے بارے میں عوامی رائے حاصل کی گئی تاکہ اس بات کا اندازہ لگایا جاسکے کہ ٹرانسپورٹ سسٹم میں عوام کے لئے قابل دسترس کونسا سسٹم ہے۔ ذاتی گاڑیوں کے استعمال کے علاوہ پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولتوں کے باوجود چین، ہندوستان، جاپان، جرمنی، ڈنمارک، آسٹریلیا اور فرانس جیسے ممالک میں عوام نے لوکل ٹرین کے استعمال کو بہتر اور آسان قرار دیا ہے۔ ایشیائی اور یوروپی ممالک میں روڈ ٹرانسپورٹ کے بڑھتے مسائل کے نتیجہ میں عوام ریل ٹرانسپورٹ کو ترجیح دے رہے ہیں۔ سروے میں عوام نے کہا کہ لوکل ٹرین کے استعمال کے ذریعہ سفری اخراجات میں کمی کی گنجائش ہے۔ چین میں 68 فیصد عوام نے لوکل ٹرین کے استعمال کو اپنی اولین ترجیح قرار دیا ہے۔ ہندوستان میں میٹرو ٹرین کی خدمات میں کئی ریاستوں میں توسیع دی گئی باوجود اس کے 57 فیصد عوام کی ترجیح لوکل ٹرین ہے۔ ہندوستان کی 8 ریاستیں ایسی ہیں جہاں مرکزی حکومت کے تعاون سے میٹرو ٹرین کی خدمات میں توسیعی پراجکٹس کو منظوری حاصل ہوئی ہے۔ جاپان میں 56 فیصد جبکہ جرمنی میں 55 فیصد افراد سفر کے لئے ٹرین کو ترجیح دے رہے ہیں۔ لوکل ٹرین کے استعمال میں آسٹریلیا 46 اور فرانس 34 فیصد ہے۔ دنیا بھر میں پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافے کا اثر روڈ ٹرانسپورٹ خدمات پر پڑا ہے اور عوام مہنگائی کی مار سے بچنے کے لئے لوکل ٹرین میں سفر کو ترجیح دے رہے ہیں۔

اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ کا اندیشہ، مقامی ویاٹ ٹیکس سے پٹرولیم اشیاء کی قیمتوں کا تعین

حیدرآباد۔ مغربی ایشیا میں کشیدگی کے نتیجہ میں ملک میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں مرکز نے فی لیٹر 3 روپئے کا اضافہ کردیا ہے۔ عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے پیش نظر مرکز کی جانب سے یہ پہلا اضافہ ہے جبکہ معاشی ماہرین کو اندیشہ ہے کہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں بتدریج فی لیٹر 10 روپئے تک اضافہ کا امکان ہے۔ تین روپئے کے اضافہ کے نتیجہ میں کئی ریاستوں میں پٹرول کی قیمت فی لیٹر 110 روپئے سے تجاوز کرچکی ہے۔ جنوبی اور سنٹرل انڈیا کی ریاستوں میں مقامی ٹیکسیس کے نتیجہ میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں اضافہ درج کیا گیا۔ بعض ریاستوں میں ابھی بھی پٹرول کی قیمت 100 روپئے سے کم ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ویاٹ کے نتیجہ میں پٹرول کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے اور ہر ریاست میں ویاٹ کی شرح مختلف ہے جس کے نتیجہ میں فی لیٹر اضافہ 4 تا 5 روپئے تک ہوچکا ہے۔ آندھراپردیش میں پٹرول فی لیٹر 113.03 روپئے ہوچکا ہے جبکہ تلنگانہ میں 110.89 روپئے فی لیٹر پٹرول فروخت کیا جارہا ہے۔ بہار اور مغربی بنگال میں فی لیٹر

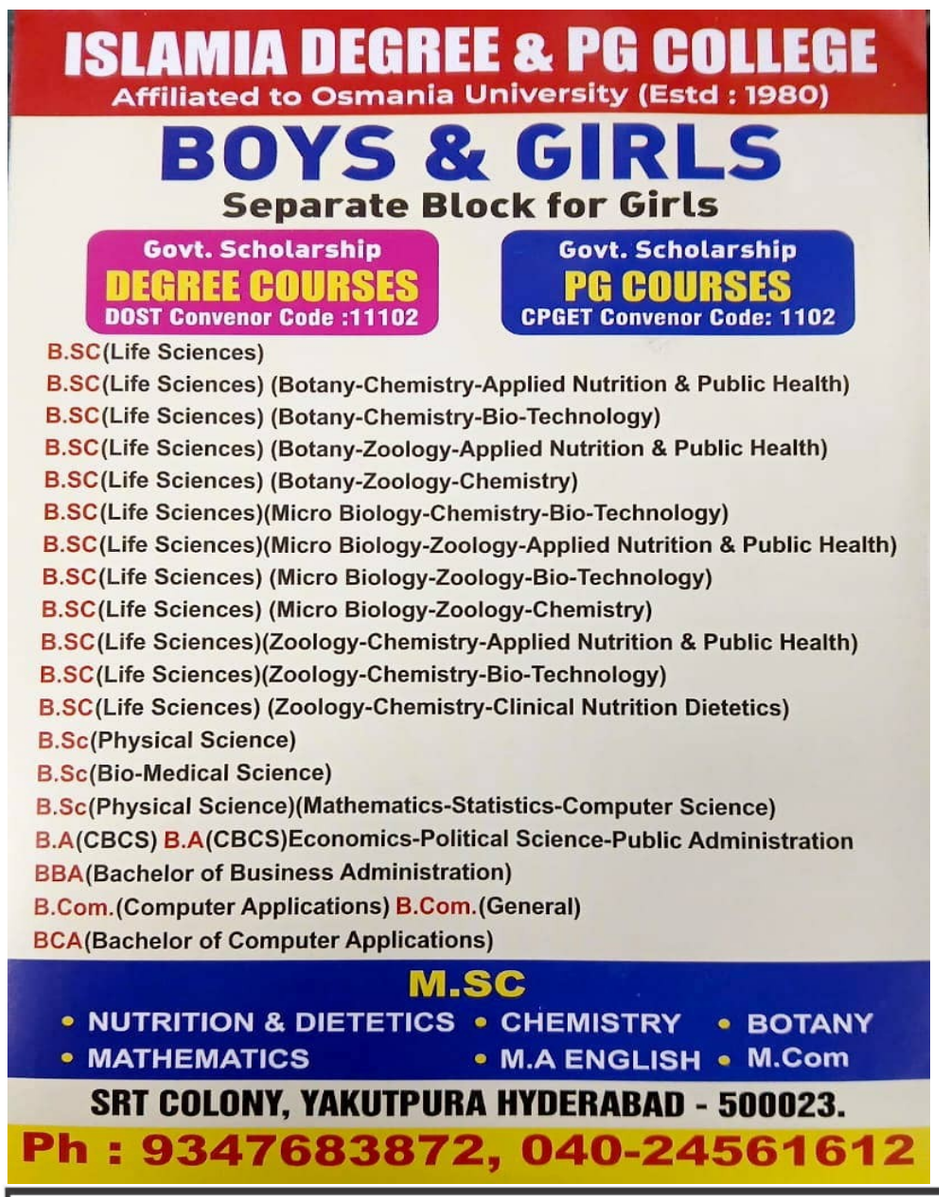

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in